



سرکارِ عالیہ احمدیہ کے دینی مرکز فائیان کا بیسی تعلیمی اور دینی پتھان

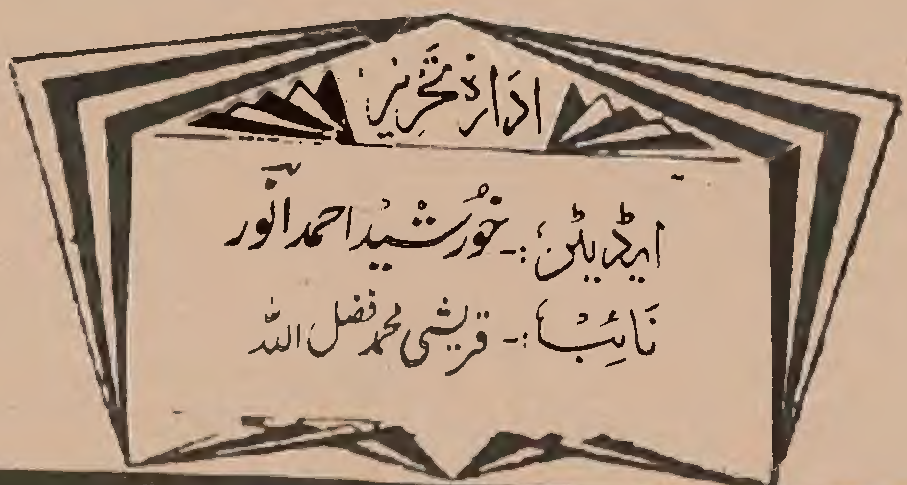
وقتِ روزہ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ يَا بَنِي إِدْرِيسَ

ارشاد حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب
خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

"جب خلیفہ بنا تو اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے
تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اُس کے
کام میں روک ڈالے
... جب میں مرجاؤں گا تو وہی کھڑا ہوگا جس کو
خدا چاہے گا۔ اور خدا اُس کو آپ کھڑا کر
دے گا۔"

(بدرِ ارجوانی ۱۲ جولائی ۱۹۱۷ء ص ۱۵)



حَاشَا لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ



جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا قیام

عہد خلافت راشدہ کے آخر میں رونما ہونے والے واقعات کا بغور مطالعہ کرنے سے تاریخ اسلام کے خوش کن اور مایوس کن دو پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں جن کے تجزیہ سے ہر ذی فہم اندازہ کر سکتا ہے کہ سرور کائنات و فخر موجودات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان جب تک خلافت کے بابرکت آسمانی نظام سے منسلک رہے زندگی کے ہر شعبہ میں عظیم الشان ترقیات اور کامیابیوں ان کے قدم چومتی رہیں۔ مگر جیسے ہی خلافت اسلامیہ ملکیت کے رنگ میں رنگین ہوئی نہ صرف دینی بلکہ دنیوی اعتبار سے بھی مسلمانوں کے قدم شامہ نرتی و کامرائی سے ہٹ کر جادہ تنزل و انحطاط پر گامزن ہو گئے اور رفتہ رفتہ وہ اس بنیادی مشرف سے بھی یکسر محروم ہو گئے جو کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے پرشکوہ قرآنی الفاظ میں انہیں سنبھالنا اللہ تعالیٰ سے عطا ہوا تھا۔ چنانچہ آج دنیا نے اسلام جس کس پر سی اور مظلومیت کا شکار ہے وہ ہمارے لئے عبرت انگیز بھی ہے اور سبق آموز بھی۔ اس درد ناک پس منظر میں نظام خلافت کی ضرورت اور اس کی غایت و حجابہیت سے آگاہ ہونا ہمارے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنا کہ سلسلہ نبوت کی حقیقت سے روشناس ہونا۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے جن بنیادی مسائل کے بارے میں اپنے ذاتی مشاہدات اور وحی الہی کی بنا پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے ان میں سرفہرست مسئلہ نبوت اور اس کے بعد مسئلہ خلافت ہے۔ حضور لفظ "خلافت" کی لغوی اور اصطلاحی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء)

اسی طرح حضور ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:-

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسولوں کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔"

(شہادت القرآن ص ۵۲)

ان ہر دو اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ نبوت کے بعد سلسلہ خلافت کا ہونا از بس ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نبوت و رسالت کے مہتمم باطن اغراض و مقاصد پورے نہیں ہو سکتے۔ یہی وہ ناقابل تردید حقیقت ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا ہے:-

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا.....

یعنی مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ حتمی وعدہ ہے کہ وہ ان میں ایسی ہی خلافت قائم کرے گا جیسی پہلے لوگوں میں قائم کی گئی تھی۔ اس خلافت کا مدعا اور مقصد یہ ہو گا کہ تادہ دین جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ امور کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے وہ مضبوطی کے ساتھ دنیا میں قائم ہو جائے اور ابتداء کمزوری اور خوف کی جو حالت رونما ہو وہ دور ہو کر امن کی صورت پیدا ہو جائے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اسی حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ:-

(کنز العمال جلد ۶ ص ۱۰۹)

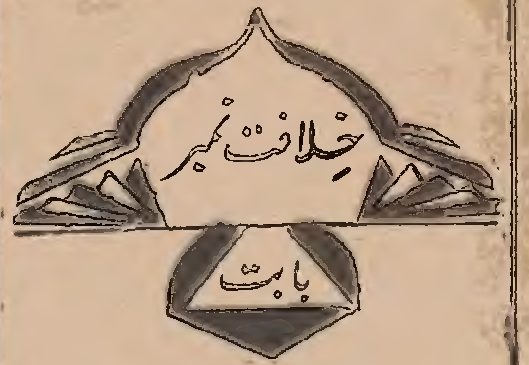
مَا كَانَتْ نُبُوَّةُ قَطْرٍ إِلَّا تَبَعَتْهَا خِلَافَةٌ

یعنی نبوت کے بعد نظام خلافت کا قیام ضروری ہے تا نبوت کے مہتمم باطن اغراض و مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔

قرآن حکیم، ارشاد نبوی اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریرات کی روشنی میں نظام خلافت کی ضرورت و اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی وہ قدیمی سنت ہے جس کے تحت اُس نے ہزاروں میں انبیاء علیہم السلام کے مقدس کام اور مشن کو جاری و ساری رکھنے کے لئے خلافت کا بابرکت آسمانی نظام جاری کیا ہے۔ یہی نظام سرور کائنات و فخر موجودات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کی صورت میں قائم ہوا اور ضروری تھا کہ آپ کے ارشاد ثلثہ نکلون الخلفاء علی منہاج النبوت کے مطابق آپ کی بعثت ثانیہ میں بھی بابرکت نظام دوبارہ قائم ہوتا۔ چنانچہ موجودہ زمانے میں جبکہ مذہب کی حقیقت بالکل گم ہو چکی تھی، اور مذہب کی طرف منسوب ہونے والے مذہب کو انتہائی کمزورہ شکل میں پیش کر رہے تھے خدا تعالیٰ نے مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو تجدید و احیاء دین کی غرض سے مبعوث فرمایا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے اس مقدس مشن کی تکمیل کے لئے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا بابرکت آسمانی نظام دوبارہ قائم کیا جس کے تین مظاہر کے انتہائی کامیاب و باامداد احوال کی غیر معمولی برکات اور فیوض کا چشم خود مشاہدہ کرنے کے بعد آج ہم بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی غایت و درجہ انقلاب آفرین اور اولوالعزم قیادت میں شاہراہ غلبہ اسلام پر رواں دواں ہیں۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا مقدس تاریخی دن ہر سال ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ انعام جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر نازل فرمایا ہے ہم اُس کی دل سے قدر کر رہے اور جو برکات اور ترقیات جماعت کو خلافت سے وابستہ رہنے کی صورت میں حاصل ہوئیں ان سے اپنی نئی نسل کو بھی آگاہ کرتے رہیں تا ایمان اور اعمال عالمہ سے مشروط خدا تعالیٰ کا یہ عظیم انعام رہتی دنیا تک ہم میں قائم و دائم رہے۔

(خورشید احمد نور)

ہفت روزہ بدر قادیان



۱۳ شوال ۱۴۰۸ ہجری

مطابق ۱۹ مئی ۱۹۸۸ء

۱۹ ہجرت ۱۳۶۷ م

۱۹ مئی ۱۹۸۸ء

جلد ۳۷ شمارہ ۲۰

فکر و خیر

سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
حاکم غیر بذریعہ بکری ڈاک ۳۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ
خاص نمبر دو روپے

انتہا احمدیہ

قادیان ۱۹ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع منظر ہے کہ حضور پر نور بفضلہ تعالیٰ خیر دعائیت سے ہیں اور ہفتہ و اتوار کے روز انگریزی میں قرآن مجید کا پر معارف درس دے رہے ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام بالا التزام اپنے پیارے آفاقی صحت و سلامتی و رزائی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرحی کے لئے درود دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

۵۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا اسیم احمد صاحب ناظر علی و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترم سیدہ میگہ صاحبہ اور جو درویش ان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔

۵۔ سورہ ۲۴ تا ۲۶ رمضان المبارک بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں کم کم مولوی میز احمد صاحب خادم نے سورۃ احقاف تا سورہ تحریم کا اور سورہ ۲۴ تا ۲۶ رمضان المبارک کم کم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے سورہ ملک تا سورہ الناس کا درس دیا دوسرے کے اہتمام پر محترم امیر صاحب مقامی نے کثیر احباب سمیت اجتماعی دعا کرائی۔

کھارے لئے دوسری قدرت کا کھنا ضروری ہے

اُس کا آنا ہمارے لئے بہتر ہے کیونکہ دوسری قوت سے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

سوئم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکتھے ہو کر دعا کرتے رہو تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب کچھ ہمیں دکھائے گا جس کا جس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائی ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام بائیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رکھنے کا مظاہر ہو اور میں خدا کی ایک جسم قدرت ہوں اور میرے بعد بھی اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سوئم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکتھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیے کہ ہر ایکہ عالمین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکتھے ہو کر دعائیں پڑھیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور ہمیں دکھا دے کہ چہاں خدا ایسا قادر خدا ہے۔ (رسالہ الوصیت ص ۸۷)

”دوسرا طریق انزال رحمت کا اور ساتھی سرسلیں و بیہوشی و احمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تعین و بنا کہ نجات پا جائیں جو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز مری اولاد کے ذریعہ سے یہ عدول شق ظہور میں آجائیں۔“
ارسبز اشہار مطبوعہ یکم و سہر ۱۳۸۸ھ

”چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشر خدا و اولیاء میں ظہور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رہے کیونکہ سوا کہ طرف سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا بھر اور کسی زمانہ میں برکات و رسالت سے محروم نہ رہے۔ اس جو شخص خلافت کو تیس برس تک بارتا ہے وہ اپنی ناولی سے خلافت کی خدمت غائی کو نظر انداز کر دیتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا کہ رسول کریم کی وفات کے بعد صرف سائیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں رکھنا ضروری ہے۔ پھر بعد اسی کے دنیا تباہ ہو جائے تو جو جاسکے کچھ پرواہ نہیں۔“

(شہادت القرآن)

”ان آیات کو اگر کوئی شخص ثانی اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا عارف و غارف فرماتا ہے اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ (شہادت القرآن ص ۸۷)

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین پر پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے پیروں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لا یغلب علیہ انا و رسولی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی تحت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی خیمہ ریزہ جی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنس اور ہنسنے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقابلہ جو کسی قدر نامتام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔“

(رسالہ الوصیت ص ۸۷)

”سوائے سبزی و باغیکہ قدیم سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دھمکی خوشیوں کو یا آلی کر کے دکھلا دے سواہ ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی خلیق مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسی کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارا ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا ہر ایک احمدی میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کا نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو میرے سوا نہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم میری جدائی کا دن اس کے تابعدار کیے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خیر و عافیت کا سچا ذور و فادار اور صادق خدا ہے وہ

انعام خلافت ہو گیا جاری پھر سے امت مسلمہ

بطن گردش صبح و سہا سے جوڑ ہوئی صدی کا ظہور ہوا
وقت نے اپنا چولہ بدلا طرز کہن مستور ہوا
انوار شاہ مدینہ کے کر "کرم" سے چاند نے کھیت کیا
ظلمت ساری دور ہوئی، کل عالم بقیہ ہو گیا
فرمان شاہ شہم رسالت ہو گیا پورا شکر خدا
سر پہ سدی کے فضل حق سے حمد و ثناء کا ظہور ہوا
وہ ہے حمد و الف آخر مہدی عہد و مسیح نہ مال
جلال نبی یوں اُس سے نمایاں، شیطان بھی مغرور ہوا
تھا وہ غلام سب بطنی، مورد فضل رب یگان
اُس کے روئے پاک سے ظاہر حق خدا کے شکر ہوا
صیغۃ اللہ میں رنگیں تھا سر سے یاتاک مر و خدا
دیکھ کر خال زوال امت قلب اس کا رنجور ہوا
جس کی صداقت کہ فاطمہ خورشید و مہ گہنا کے گئے
دیکھا جس نے یہ نظارہ وہ شادان مسرور ہوا
اسلام ہے اک زندہ مذہب اس نے بتایا عالم کو
نہزاروں لاکھوں نشان دکھلا کر فاتح اور منصور ہوا
سید بطحی نبی ہیں زندہ، برکات اُن کے جاری ہیں
مشرکوں نران کا نمایاں نہیں ہرگز مستور ہوا
ہے قرآن کتاب زندہ اب بھی نشان ہے دکھلاتا
جو نہ مانے اس کی عظمت لطف رب سے وہ نور ہوا
انعام خلافت ہو گیا جاری پھر سے امت احمد میں
جو بھی روگرداں ہو اس سے خوار و لرز ہو گیا
تخت خلافت کی زینت سے فضل عمر کا تخت جس کے
مٹی سے جس کی دہریں چھیل لادیں حق کا نور ہوا
جس کی فطرت میں ہے نیکی وہ تو خلافت کا ہے منبع
خود اس سے رہتا ہے وہی جسے عقدا پرانہ غرور ہوا
آدم کے قصے میں چہاں انساں کے لئے ہے ایک سبق
ناری طبیعت والا سرکش راندہ فضل منظور ہوا
دنیا کے ہر خطے میں اسلام کا سکہ ہو گا رواں
ہے یہی تقدیر خدا کی مقرر کر رہی منظور ہوا
بنیم شعر و سخن میں کل شب عاجز نہ یہ نظم پڑھی
ہر شہدائ سن کر اس کو شاد ہوا مسرور ہوا
(سید الدین احمد انصاری ریلوہ)

خلافت علی منہاج النبوت

الحديث لقد تكوّن خلافت علی منہاج النبوت
(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۵۷۷)

حاضر و ناظر رہی والا مقام
خیر امت شاہد نوع بشر
فیج اعوج کا زمانہ اک منار
مہدی موعود فلک پر چڑھ گئے
شکر ہے! اللہ کی تائید سے
شان منہاج نبوت سے مگر
صدقہ کا پھر بول بالا ہو گیا
ہر کہیں قرآن کا چرچا ہوا
ہاں منراج گھر خان اہل غریب
فتح و نصرت کی گھڑی ہو گیا
حضرت سید یحییٰ پور پاک کو
اسن عالم کے لئے کوشاں ہیں
اسن کا ضامن فقط اسلام ہے
حافظ و ناظر ہمیں آپ کا
ابن فارس آپ بھی والدہ راہی
اہل مغرب کو ہدایت ہو نصیب
مشرقی اقوام کے جاگیں نصیب
نور انساں کو ملے نور الہدی
نار شمس بطحی پر ہر دم رحمتیں
آپ کا پورا ہوا ہر اک کلام
مہدی موعود پر دائم سلام
محتاج دعا ہے خاک عبدالرحیم راجپور

تحریک دعائے خاص

محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے
بائیں پہلو پر گزشتہ دنوں فالج کا ہو حملہ ہوا تھا اس کا اثر بھی پوری طرح زائل
نہیں ہوا بلکہ جسمانی ضعف اور کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ہر گز
واجب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل
اور معجزانہ قدرت نفاذ سے یہ محترم سیٹھ صاحب موصوف کو صحت کا بلکہ دعا جمل
عطا فرمائے اور ان کے مفید و قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔
(ایڈیٹر)

۱۔ "ایک نہ کی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا" (تذکرہ ص ۱۸)

درخواست دعا

خاک رکی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ملی آرہی ہیں علاج
جاری ہے ان کی کال شفا یابی اور محترم والد صاحب کے کاروبار میں برکت کیلئے نیز اہل و عیال
کی صحت و سلامتی اور جہ پریشانیوں کی ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے (خاک رکی والدہ محترمہ کی)

پیش کشی کیلئے کوثرین کناروں ٹکٹ بچاؤں کا

(اہام - حضرت سید موعود علیہ السلام)

پیشکش ہے عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری دار صدارت پور۔ ٹکٹ (۱۰ روپے)

خلافتِ راشدہ کے آخر میں رونما ہونے والے اختلافات کی حقیقت

ایک اثناء عشری دوست کے بعض سوالوں کے بغیر افروز جوابات

از سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرقہ انشاء عشری سے متعلق رکھنے والے ایک خوش خیال اور باادب دوست نے میرا فضل علی صاحبی سے ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء میں تادیانہ تشریف لائے اور انہوں نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند سوالوں کے لئے حضور رضی اللہ عنہ نے اسے مجلس میں اس سوال سے کہ جو بغیر افروز جوابات ارشاد فرمائے، انہیں تادیانہ بدر کے از یادِ علم کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

خاکسار: محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور

سوال :- اگر خلفائے راشدین کے بعد خلافت کو بنی امیہ میں جا رہی ہو تو اول اعتراض تو یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا تھا کہ وہ اس خلافت کو اپنے لئے لے سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو سلسلہ بنی امیہ کے تقریباً تمام افراد بوجہ جابر و ظالم اور رجوع الغرض میں مبتلا ہوئے۔ ان کے نہ بعض مرتبہ خلافت کے نااہل بلکہ پایہ ثقاہت سے بھی گزرے ہوئے تھے۔ اور اگر ایسے لوگوں پر خلافت جاری ہو سکتی ہے تو بعینہ ایسے ہی حالات میں بنی عباس کو بھی خلفائے برحق سمجھے جائیں گے۔ اور پھر کوئی وجہ خلافت تادم سے انکار کی نظر نہیں آتی۔ پس اسی نامتناہی سلسلہ کے آخری سرور اید محمد رشاد کو بھی خلیفہ اسلام سمجھا جائے۔ الہی ماننا چاہیے۔ ورنہ وہ صحیح دقت معین و محدود فرمان میں جب تک کہ خلافت محمدیہ قابل پذیرائی رہ چکے ہیں۔

جواب :- قرآن شریف میں خلافت کی شرط آیت اختلاف میں بتادی گئی ہے جس پر خلیفہ برحق کی علامت چسپاں ہوگی وہی برحق خلیفہ ہوگا۔ بنو عباس بنو امیہ میں جسمانی خلفاء ہوئے۔ یہ دنیاوی حکومت تھی۔ اس میں کسی کے بدکار ہونے سے کیا حرج ہے جبکہ روحانی سلسلہ الگ ہو چکا تھا۔

سوال :- کیا رسول اللہ کا خلیفہ بدکار ہونا چاہیے۔

جواب :- جسمانی تعلق میں مشابہت ضروری نہیں ہوتی۔ ان کو خلیفہ تو صرف ان معنوں میں کہتا ہوں کہ جس ملک پر رسول اللہ قابض تھے۔ اس پر آپ کے بعد وہ بھی قابض ہوئے۔ نیک باپ کا

بیٹا خواہ کسی قدر بدکار ہو، لغت اور زبان کے لحاظ سے اسے اس کا خلیفہ بنی گنا پر ہے گا۔

سوال :- جناب سوال تو علین کا ہے۔ جواب :- چلن تو روحانی چیز ہے۔ ادیان جسمانی حکومت کا ذکر ہے۔

سوال :- جب وہ دنیاوی امور میں ظالم ہے تو مقابلہ کیوں جائز نہ ہوگا؟ جواب :- مقابلہ کی شرائط بتادی ہیں۔ ان کا لحاظ ضروری ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ تمہارا حکم اگر فاسق و ظالم ہو تو بھی اطاعت کر۔ پس اس سے انحراف کرنے والا معذور نہیں۔

لغات کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ (بخیر اس کے کہ خدا کے حکم سے کوئی کھڑا ہو) کیونکہ یہ خلافت جسمانی ہے اگر اس میں روحانی بدیاں پائی جاتی ہیں تو ہوں۔ ہاں اگر روحانی خلیفہ بدکار ہو تو اسے فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ کیونکہ اس سے تعلق ہی ردعائیت کا ہے۔

سوال :- مگر جو خلیفہ غاصب ہو۔ کسی کا حق غصب کر کے تخت نشین ہو۔ اس کی اطاعت کیا تعاونی الاثم والعدوان نہیں ہے۔

جواب :- غصب کا سلسلہ تو امتدادِ دنیا سے جاری ہے پہلے کسی حکومت ہوتی ہے پھر کسی دوسرے کا غلبہ ہو کر اس کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ جو غصب کرتا ہے وہ گنہگار ہے۔ مگر عام رعایا پر اطاعت لازم ہے کیونکہ دنیا دار الجزا نہیں۔ اس کے گناہ کی سزا اس سے ملے گی۔ لیکن جب خدا نے اسے بنایا ہے تو آخر کسی مصالحت یا غرض کے لئے بنایا ہے

پس اس کا معاملہ خدا سے جتا ہے۔ رعایا کا کام نہ ہے۔ اور بادشاہِ وقت کی فرمانبرداری

سوال :- تو آپ کے نزدیک ہر حکومت کی اطاعت واجب ہے اور اس طرح پر سلطنت اسلامی جو ترکوں اور کابلیوں میں تقسیم شدہ ہے وہ صرف اسی رعایا کی مطاع ہے جس پر حکمران ہے۔ جواب :- بے شک! جو مسلمان عیسائیوں کی حکومت میں رہتے ہیں، انہیں دنیاوی طور پر عیسائیوں ہی کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔ ان پر ترکوں یا کابلیوں کی اطاعت کا حکم نہیں ہے۔ دونوں سوالوں کا اظہار صحیح جواب ہے۔

اب میں آپ کے دونوں سوالوں کو ملا کر ایک اور رنگ میں جواب دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لیسۃ لیلۃ یفۡتۡنُ فِی الدِّیۡنِ لیسۃ عجب تین خلیفے ہو گئے۔ تو یہ سینگولی پوری ہو گئی۔ اور اب اس سے آگے اگر خلفاء نہ ہوں تو ہم پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا کیونکہ میں ہوجاؤں پر وعدہ قرآنی پورا ہو چکا۔ کوئی کہے کہ دوسروں کو کیوں نہیں مانتے۔ ہم نہیں گئے شرائط نہیں پائی جاتیں۔

(سید) خلیفہ برحق کا نشان ہے کہ اس کا دین تمکین پا جائے۔ اور ایک ایسی جماعت ہو جو اس کے فتووں پر چلے۔ آپ بتا سکتے ہیں کسی ایسی جماعت کا پتہ جو یہ کہ فتووں پر چلتی ہو۔ اس کا تو ہم نام ہونا بھیجی کوئی مسلمان پسند نہیں کرتا۔ پس بنی امیہ یا بنو عباس کی خلافت کا سوال ہی نہ تھا۔ کیونکہ ان میں خلافت کے وہ نشان ہی نہیں پائے جاتے۔

(رج) کینت خلافت کے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ بلا کسی نامہ کے متواتر خلفاء چلتے ہی جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ کسی قدر وقفے کے بعد بھی خلیفہ برحق ہو۔ سوال :- کیا ایسے خلفاء کی بیعت ضروری ہے؟

جواب :- نہایت ضروری ہے۔ اگر ضروری نہ ہوتی تو دیکھتے کہ دیکھتے اللہ ہی ارتضیٰ لہم نہ فرماتا۔ اور یہ ارشاد نہ ہوتا علیکم یسۡتَی دَسَنَتِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیۡنَ پس غیر امور خلیفہ کی اطاعت بھی لازم ہے کیونکہ اس کی غرض بھی دین قائم کرنا ہے۔ اور غیر امور کی صداقت کا نشان یہ ہے کہ اسے دین میں اتباع کرنے والی ایک جماعت دی جائے اور دوسرا یہ کہ

اس کے مخالف تباہ ہوں۔ سوال :- تو کیا امام احمد حنبل۔ امام ابو حنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی کی اطاعت ضروری نہیں۔ ان کے فتووں پر چلنے والی بھی جماعتیں ہیں؟

جواب :- وہ ایسے خلفاء نہیں تھے۔ نہ خلافت کے مدعی۔ ان کی قبولیت بطور انعام ہے یہ نیکی و تقویٰ سے کام لینے والے تھے۔ اس کا اجر ان کو ملا۔ اس پر سوال نے کچھ اعتراض کیا۔ جس کے جواب میں فرمایا۔ آپ میرے دونوں جوابوں کو ملا کر اعتراض نہ پیدا کریں میں نے خلفاء کے تین سلسلے بیان کیے ہیں۔ ایک تو یہ کہ چار پر ختم ہو گئے۔ ایک یہ کہ ختم دین کا سلسلہ ہے اور یہ کہ خلفاء روحانی جسمانی کا سلسلہ جاری ہے۔

آخری صورت میں متواتر خلفاء ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف مجدد آئیں۔ مگر پہلی صورت میں کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہوتا۔ جبکہ اس وقت بھی کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ سلسلہ بھی منہاج نبوت پر ہے اور نبی کریم کی نبوت ثانی کا وقت ہے۔ باقی اہل تشیع کے بھی مشک

امام ہوئے ہیں۔ ان میں سے جنہوں نے ایسا دعویٰ کیا جو تمام دنیا کے لئے خود ابد ہونے کا حقیقت ہے ہو تو میں ان نشانوں کے ساتھ جو ایسے لوگوں کے لئے مقرر ہیں۔ ان کو پرکھوں گا۔ اور جو ایسے امام اور خلیفہ ہیں جن سے روحانی فیض حاصل کیا جاتا ہے اور جن کا مقصد ہونا بھی جائز ہے۔ میں اگر اس زمانے میں ہوتا تو ان کی نیکی اور تقویٰ کو دیکھتا۔ جس کو اپنا متبوع ہونے کے قابل پاتا۔ اس سے روحانی فیض لیتا۔

یا فقہی مسائل پر چھٹا۔ جیسے شاگرد اپنے استاد کو اپنی سمجھ کے مطابق دیکھ لیتا ہے یہ جھگڑا ہے اور میں ہوسکتے ہیں تو شیعوہ امام شیعیوں کے استاد اور شیعی امام شیعوں کے مقتدا رہے ہیں۔

سوال :- "ذریعہ اختلاف اور خلافتی بغیر شرع کے باعث اگر خلافت محمدیہ کا پر مشتمل ہوگا کہ خلافت ملامت کے متعلق تعیین زمانہ ہی نہیں ہو سکتا تو پھر ایک ظاہری اور بروری نبی کے اسی قسم کے سلسلہ خلافت کو مشیت ایزدی میں کس قدر جھٹکتا حیات ہو سکتی ہے؟

جواب :- اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں کہ خلافت ایک انعام الہی ہے۔ جب تک نبی کی جماعت اپنے آپ کو اس قابل رکھنے کی یہ نعمت جاری رہے گی۔ صرف اس خیال سے کہ یہ نعمت آخر چھینی جاتی ہے اس نعمت کو ابتداء ہی سے نہ لینا کفران ہے۔ کیونکہ اپنی حالت ایسی بنائی جائے کہ یہ نعمت ہمیشہ جاری رہے۔ مگر مصلحتاً بھی ایک نعمت الہی ہے اور مفسدوں علیہم قوم سے چھین لی جاتی ہے تو کیا اس کی التجا بھی اس لئے نہ کی جائے کہ ہم سے آخر چھینی جاتی ہے میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ایک طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت ختم نہیں ہوئی اور اب تو نئے سرے سے پھر سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوا ہے۔ اگر دوسرے معنی لئے جائیں یعنی چار خیم یا صرف مجددین کا سلسلہ جاری۔ تو بھی آپ دیکھیں کہ خلافت کسی طرح ختم ہوئی۔ حضرت امام حسن خلیفہ ہوئے انہوں نے اس خیال سے کہ میں انتخاب ہوئیں یہ خلیفہ نہیں ہوا اور اس لئے کہ باپ کے بعد بیٹا بغیر انتخاب کے خلیفہ ہو جائے۔ خلافت وراثت بن جاتی ہے۔ امیر معاویہ سے مسلح کر لی اور انہیں خلافت دیدی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام فرقہ سے خلافت ہی اٹھ گئی۔ کیونکہ یہ ایک نعمت الہی کو ایک طور پر رد کرنا تھا۔ میں حضرت امام حسن کی نیک نیتی کا قائل ہوں اور ان کو اس کا اجر بھی ملے گا۔ مگر بعض غلط فہمیوں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا خیالہ ضرور اٹھانا پڑتا ہے۔ اب دیکھئے جو خلافت کو مٹانا چاہتے تھے ان کی تو پیش زدگی کیونکہ یہ خدا کا کام تھا۔ لیکن جب خدا نے اس انعام کو اٹھا لینا چاہا تو خود ان کے ہاتھوں سے اہل کائنات سے سوا۔ جو خلافت کو بجائے مٹانے کے مٹانا چاہتے تھے۔

اس زمانہ میں چونکہ اشاعت دین کا

موقع ہے اور اس کے سامان دنیا میں اور خلافت کی ایسے حالات میں بعیت ہی ضرورت ہے۔ کیونکہ جو خلیفہ جماعت ترقی نہیں کر سکتی جب تک ان کا ایک منتظم ایک نگران کار نہ ہو اس لئے اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے اور دنیا میں پھیلاسنے کے لئے میں امید کرتا ہوں کہ خدا خلافت کے سلسلہ کو بہت لمبا کرے گا اور چار پر ہی خاتمہ نہیں ہو جائے گا پھر اس کی ہمیں کیوں فکر ہو۔ خلیفہ بنانا سارا کام نہیں ہمارا کام تو خلیفہ کی اطاعت ہے۔ بنانے کا کام خدا کے سپرد کر دو اور اپنا فرض ادا کرتے رہو۔ مشیخ موجود حضرت رسول کریم کے کال ہورہے ہیں اس لئے جن کمالات کا اظہار اسلامی دفتر ہوا۔ اب بھی وہی ہوگا۔ بلکہ چونکہ یہ وہ دن ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کمال تک پہنچ کر کائنات پر انتقام ہوگئی ہے اس لئے خدا کا جلال پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوگا۔

سوال :- حضرت علیؓ منصب خلافت پر انہی اصولوں کے تحت ہی سروراز ہوئے تھے جن کی رد سے حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ خلیفہ رہ چکے تھے۔ پس وہ لوگ جو علیؓ سے نافرمان ہو کر جنگ جمل صفین میں ان کے مخالف صف آراء ہوئے ان کے ایمان کے متعلق کیا اوشاد ہے۔ اور اگر جاہلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جہنم بالشان رسول کے سلسلہ میں بھی رخصت اندازی کے عیسائی و معاویہ کی پیروی سے مخلص ہوئیں وہ مکتے ہیں تو حضرت مرزا صاحب کے سرید کس طرح جناب سے انحراف یا مولوی محمد علی سے ارادت رکھنے کے باعث سلسلہ احمدیہ سے خارج ہو سکتے ہیں یا کم سے کم ان پر عقوبت لازم آتی ہے۔

جواب :- ابو بکر و عمرؓ میں یا حضرت علیؓ۔ ان کے منکر کافر نہیں۔ فاسق ہیں۔ فاسق کے تین معنی ہیں۔ فاسق بمعنی کافر۔ فاسق بمعنی بدکار۔ فاسق بمعنی باغی۔ یہاں تیسرے معنی مراد ہیں۔ یعنی باغی۔ جس کے معنی ہیں سلسلہ کے اتحاد کو توڑنے والے اور بس۔ اس بغاوت کا اثر ان پر بھی پڑے گا۔ کہ اگر دوسری نیکیاں اتنی ہیں کہ اس گناہ کو ڈھانپ لیں تو خدا عفو کر دے گا اور سزا دے گا۔ اور سزا دینا یا بخشنا اللہ کا کام ہے یہ ہمارا کام نہیں کہ اس پر بحث کریں ہم کو

تو شریعت کی اصطلاح سے غرضی ہے وہ خلیفہ کی بیعت نہ کرنے والے کو باغی قرار دیتی ہے۔

سوال :- تو شیعیہ ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کو نہ ماننے کی وجہ سے فاسق ہوئے، کافر نہیں۔

جواب :- صرف خلیفہ کا انکار ہے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ ہاں باقی عقائد کی بحث جدا ہے اور میرے نزدیک اس وقت کے شیعیہ ابو بکرؓ و عمرؓ کو (کو موحدین مانتے ہیں) بہت بدقسمت کرنے کی وجہ سے اس قدر ہی کہتے آتے ہیں۔ ورنہ جو ان میں سے یہ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ و عمرؓ دشمنانِ محمدین صلی اللہ علیہ وسلم تھے ہم انہیں برا نہیں کہتے۔ نیکی سے یاد کرتے ہیں۔ صحابی ماننے ہیں۔ صرف حضرت علیؓ احق بالخلافت تھے تو میرے نزدیک وہ قاتل تھے۔ دھڑا القاتلون میں داخل نہیں کیونکہ خلافت کی اطاعت تو اس کی حیات تک ہے جب وہ خلفائے راشدین فوت ہو چکے ہیں، حاکم و بادشاہ بھی نہیں تو اب ان شیعوں کو ان کا باغی کہنا بے فائدہ ہے۔ ہاں یہ خیال ہے کہ مشیخ موجود کی بعیت کا سوال اور ان کے انکار کا مسئلہ الگ ہے۔

سوال :- پھر امیر معاویہ جنہوں نے حضرت علیؓ سے ان کے وقت میں بغاوت کی وہ تو کم از کم x x

جواب :- ہاں ان کے سر پر زہری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا۔ فیمن خالفہ فی وقتہ فبغی و طغی (جن نے حضرت علیؓ کی اور کے وقت میں مخالفت کی وہ باغی و طغی ہے)۔ مگر اب ہم امیر معاویہ پر الزام نہیں لگاتے نہ انہیں باغی کہتے ہیں نہ فاسق۔ کیونکہ انہوں نے بعد میں صلح کر لی۔ اور امام حسنؓ نے اس صلح کو قبول کر کے انہیں اپنی خلافت دیدی۔ اس معاملہ میں امیر معاویہ نے کوئی غلطی نہ کی تھی تو ان کا معاملہ خدا سے ہے۔ ہمارے ہاتھ تو ہمارے ہیں ہو سکتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں اور تاریخ میں اپنے عقیدے پر انہوں نے صلح کی۔ امام حسنؓ نے قبول کیا۔ اپنی خلافت بھی دیدی۔ پس وہ باغی نہ رہتے کیونکہ اب باغی یا فاسق نہیں کہا جاتا۔ تو امام حسنؓ نے ان کو ایمان کیا ہے کہ ایک فاسق کو خلافت نہ دے دی۔ مانی میرے انکار پر متعلق نہ آئے یہ دریافت کما ہے میں تو بار بار بتا چکا ہوں کہ خلیفہ کے انکار

سے ایمان نہیں جاتا۔ مولوی محمد علی صاحب کو احمدی کہتا ہوں۔ ان سے ارادت رکھنے والا بھی سلسلہ احمدیہ سے خارج نہیں مگر فتنہ و فحش کا فتویٰ ضرور ہے۔ سید محمد عبادہ کا قصور ان سے بہت کم ہے وہ حکم خلافت کے باغی نہ تھے۔ انہوں نے صرف بیعت نہیں کی مگر احکام خلافت کی اطاعت کرتے رہے اور خاموش رہے جب اپنے وجود کو فتنہ سمجھا تو چلے گئے اسی طرح دوسرے صحابی حضرت علیؓ یا حضرت عثمانؓ کے وقت میں منکر خلافت نہ تھے۔ بلکہ ایک خلیفہ کے بارے میں جھگڑا تھا یا اس سے چند مطالبات تھے اور یہ لوگ (پیام دالے) تو سرے سے خلافت ہی کے قائل نہیں۔ اور مجھ پر کفر کا فتوہ دے رکھا ہے اور شریک کا بعد سمجھتے اور لکھتے ہیں۔ اور پھر عقائد میں اختلاف رکھتے ہیں۔ تاہم میں انہیں بھی تک احمدی کا سمجھتا ہوں۔

سوال :- کہا جاتا ہے کہ حاکم خلافت صرف تشریفی نبی سے جاری ہو سکتی ہے اور ظاہری نبی صاحب خلافت نہیں ہوا کرتے اس کے متعلق جناب کا کیا ارشاد ہے؟

جواب :- صرف صاحب شریعت نبی کی خلافت ہوتی ہے۔ اس دعوے کی کوئی دلیل قرآن و حدیث سے پیش کی جائے۔ تو میں کچھ کہوں۔ (وضاحت) دلیل۔ مثال موجود نہیں۔

جواب :- کسی چیز کی مثال کا موجود نہ ہونا اس کے نہ ہونے کا ثبوت نہیں۔ پھر مثال تو مسیح علیہ السلام کی بھی موجود ہے جو صاحب شریعت نبی نہیں تھے۔ ان کی دو زندگیاں ہیں ایک واقعہ صلیب تک۔ سو اس کے بعد پطرس کی خلافت موجود ہے۔ انجیل میں صاف لکھا ہے آئے پطرس تو میرے بعد میری بھینٹوں کو چرا۔ اور دوسری کشمیر میں۔ سوال کی اپنی زندگی کے حالات کا بہت کم علم ہے تو ان کی خلافت کا کیا ثبوت دیا جائے۔ پہلے تمام غیر صاحب شریعت انبیاء کی تاریخ لائی جائے۔ جب تاریخ ہی موجود و محفوظ نہ ہو تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ مثال موجود نہیں ہے۔ ہم تو حدیث میں بڑھتے ہیں کہ ہمارے نبیؐ اَلَا تَبْعُ شَہَا الْخِلَافَہُ سُرُوبُہُ کے بعد خلافت ہے۔ (مرفوع) از رسالہ تشہید الاذہان (ناریان۔ دسمبر 1915ء)

(باقی آئندہ)

وہ چیز ہمارا جس سے ہے فوراً سارا نام اس کا ہے محمد دلیہ میرا ہی ہے

جماعت کی زندگی کی روح قدرتِ ثانیہ ہے

اللہ کے رسولؐ اور برگزیدے کا سایہ قدرتِ ثانیہ ہے

خلاصہ خطبات جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ فروری ۱۹۸۸ء بمقام ہالینڈ

تشریف دے گا اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورؐ اور نے فرمایا کہ گزشتہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے مغربی افریقہ کے چھ ملک کے دورہ کی توفیق ملی جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ پہنچا اور بہت سے ایسے تجارب ہوئے جن کا حقیقی علم پرور ہونا سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بہت سے امور میں نئی راہنمائی اور بہت سے تجربات سے بعض خامیوں کا علم ہوا۔ افریقہ کے متعلق خاص خوبیوں کے متعلق بھی روشنی ملی جن کے متعلق دورِ پیٹھ اندازہ نہیں ہو سکتا فرمایا: اس دور سے کے نتیجے میں جو کام پیدا ہوا ہے اس پر عمل درآمد کے لئے کئی ماہ درکار ہوں گے۔ مرکزی جمہوریہوں کے لئے بھی کام زیادہ ہو گیا ہے جس کو ہمیں ان کی محنت کے اور عطا کیا گیا ہے فرمایا: تجارت میں ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ جماعتوں تک میرے خطبات نہیں پہنچ رہے اور وہاں جو خالص سوال و جواب ہوئے ان سے یہ اندازہ ہوا کرتا ہے صرف کہ خطبات سے ساری جماعتوں کو سچہ نہیں رکھا گیا۔ بلکہ خالص سوال و جواب کی وہ کمی جس میں اہم سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں وہ بھر ان تک نہیں پہنچیں فرمایا: گزشتہ چار سال سے بعض خطبات وقتی نوعیت کے تھے لیکن بہت سے خطبات اللہ تعالیٰ نے منصف بنے کے تحت مجھے دینے کی توفیق بخشی جو آئندہ صدی کی تیاری سے تعلق رکھنے والے تھے اور جن کا مضمون دارِ سندھ جلد رہا جن کے ذریعہ آئندہ صدی سے قریبی جماعت امتیاد واحد بن سکتی ہے لیکن اس مقصد کے تحت دیئے گئے خطبات بھی اکثر جماعتوں تک نہیں پہنچے۔ یہ خلاہ یورپ میں بھی موجود ہے۔

کہ لوگ اثر قبول کرنے والے ہیں اور جوابات سمجھ آ جائے اس کو بشت سے قبول کر لیتے ہیں۔ روشنی و بارش فرمایا: دور سے سے قبل یہ خیال تھا کہ یہ افریقہ تاریک براعظم ہے لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہاں جہالت کی بجائے روشنی ہے۔ ان کے دماغ ہر لحاظ سے روشن ہیں اور دلیل سننے کے بعد تعصبات دھوئیں کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ فرمایا: وہاں دین حق کا نور پھیلائے کے مواقع موجود ہیں اور اگر گزشتہ دو تین سال کے خطبات ان تک باقاعدگی سے پہنچائے جاتے تو ان کی حالت اس وقت مختلف ہوتی خطبات اور کیسٹس کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے حضورؐ اور نے بتایا کہ یہ درست ہے کہ جماعت میں بعض علماء جو سے زیادہ علم رکھتے ہیں لیکن خدا کا قدرتِ ثانیہ سے ایک تعلق ہے۔ وہ امام کو علوم کی روح سے آگاہ کرتا ہے اور جماعت کی زمانے کے لحاظ سے ضروریات سے متنبہ کرتا ہے امام کی نظر ساری عالمی ضروریات پر ہوتی ہے جیسی روشنی خدا تعالیٰ امام کو عطا کرتا ہے یہ مقام دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکتا خواہ وہ علمی لحاظ سے بہتر ہوں اس پہلو سے بہت زور دیا گیا کہ خطبات کو تمام اعلیٰوں تک پہنچایا جائے۔

فرمایا: ایک اور اہم بات یہ ہے کہ امام کے ساتھ جماعت کو جو ذاتی تعلق ہوتا ہے۔ اور امام وقت کو جو گہری مشیت اپنی جماعت سے ہوتی ہے اس کا کوئی دوسرا عالم دعویٰ نہیں کر سکتا اور خونی رشتوں میں بھی اس کی مثال نہیں مل سکتی اس لئے علماء بے شک ظاہری علم میں مجھ سے بہتر ہوں یہ

دعویٰ نہیں کر سکتے ان کی باتوں میں میری باتوں کے مقابل پر زیادہ اثر ہے فرمایا: چنانچہ افریقہ میں روزِ مرقہ کے مولانا علماء کے سمجھانے کے باوجود ان کو سمجھ نہیں آئی اور ان میں تشنگی رہی لیکن میرے سمجھانے پر ان کی کابائٹ گئی اور بے اختیار ان کے منہ سے نعرہ بکس بلند ہونے لگے کہ اب ہمیں بات سمجھ آئی ہے فرمایا: ان ملک میں جب ایسے سوال کرتے والے تشریف لے رہے در رفتہ رفتہ اس رنگ میں دیکھے جاتے گئے کہ وہ معترض ہیں لیکن جب میں نے ان کو مسائل سمجھائے تو معلوم ہوا ہے کہ وہ معترض نہیں تھے بلکہ انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

فرمایا: وہ سادہ دل لوگ ہیں، صاف گو ہیں۔ مریاں دلوں کو مطمئن کرنے والے جواب نہیں دیتے تھے نتیجتاً وہ سوال کرتے رہتے تھے اور ان کی تعداد مرکز میں یہ پیش کی جاتی تھی کہ وہ بہت معترض ہیں ان کے دل میں پورا اطمینان نہیں ہے۔ قدرتِ ثانیہ سے وابستگی نہیں ہے۔ ان قسم کے مسائل میں ان کی سوچ ٹیڑھی ہے۔ فرمایا: یہ بالکل جھوٹا اور بے بنیاد بات ہے چند دنوں کی صحبت سے معلوم ہوا کہ وہ انتہائی فدا فی اور عاشقِ سلسلہ ہیں۔ ان سے ایسا سلوک کیا گیا کہ منافق بنا کر الگ کر دیا گیا۔ اگر وہ کسی اور قوم کے لوگ ہوتے تو شاید وہ مرتد ہو جاتے لیکن انہوں نے مسلسل سر جھٹکا کر امیرِ دل کی اطاعت کی اور مریاں کی باتوں پر تسلیم خم کیا اور کہیں بھی کوئی باغیانہ رویہ اختیار نہیں کیا۔ فرمایا اس مثال سے یہ شہادت ملتی ہے کہ خدا تعالیٰ امام وقت کو کس طرح بات سمجھانے کی توفیق دیتا ہے۔ بعض علم سے یہ بات حاضی نہیں ہو سکتی۔ علماء کو تصور بھی نہیں کہ وہ امام وقت کو

کی زندگی کی روح قدرتِ ثانیہ ہے اور اللہ کی رحمتوں اور برگزیدوں کا سایہ قدرتِ ثانیہ پر ہے اس لئے علم کافی نہیں جو اس کی جگہ لے لے فرمایا: بعض مریاں اپنے علم کے زعم پر یہ کمزوری دکھا رہے تھے اور میرے خطبات لوگوں کو نہیں سننا رہے تھے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا نے جماعت کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی ہے۔ اس لئے جس رنگ میں میں چاہتا ہوں اسی رنگ میں جماعت کی تربیت ہوگی علماء کا یہ کام نہیں کہ وہ ساری ذمہ داری اپنے اوپر لے لیں جتنی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے وہ اس کو ادا کریں۔ جب میں چاہتا ہوں کہ براہِ راست جماعت کی تربیت کروں اور درمیان میں کوئی دوسرا نہ پڑے اور خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں یہ انتظام بھی کر دیا ہے تو کسی کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ تیج میں روک رہے فرمایا: ایسے علماء جن کو بڑے حوالے یاد ہیں وہ دوسروں کا ٹھکانہ بن کر رہ سکتے ہیں لیکن دل نہیں جیت سکتے۔ دلیل کے ساتھ دل جیتنے کا انداز چاہیے اور خانی علم کبھی دنیا میں انقلاب برپا نہیں کرتا۔ فرمایا: بعض مریاں اپنی سستی کی وجہ سے کیسٹس نہیں سنوا رہے ان کو پتہ نہیں کہ وہ جماعت کو خروم رکھ رہے ہیں۔ فرمایا: سارے عالم کی جماعتوں کو ضرورت ہے اگلے سال کے ستر عروج ہونے سے پہلے گزشتہ خطبات ہر ایک تک پہنچ جائے چاہیں علاوہ ازیں حضورؐ اور نے فرمایا کہ مغربہ کی اصلاح خاص طور پر عورتوں کی اصلاح اور ان میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرنے میں احمدی مریاں نے افریقہ میں بہت کام کیا ہے اور ابھی اور محنت کی ضرورت ہے ہمارے بچے بچیاں جو غیر معاشرہ میں رہ رہے ہیں ان میں عصمت کی حفاظت اور عظمت کی حفاظت کر۔ یہ کسے لئے مریاں کو بہت کوشش کرنی پڑی ہے جن سے انہیں بے بسی نہیں کہ سب اللہ میں اور ان کو ان کی تنظیموں کے سرکار جو والدین اپنے بچوں کے جاننے والے ہوں گے میرے نہیں کہ یہ وہ بڑے ہو کر اصلاح کا زمانہ ضائع کر جائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورؐ انورؑ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ ہفتے مغربی افریقہ کے چھ ممالک کے دورہ کی توفیق ملی۔ اس دوران ان ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ سے رابطہ ہوا اور مسلمانوں، غیر مسلموں، حکومتوں کے نمائندوں اور دانشوروں سے ملاقاتوں کا بھی موقع ملا۔ ہر ملک کا دورہ اتنا مفرد تھا کہ وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا اور جلسہ سالانہ کی کیفیات یاد آتی تھیں۔

اس دورے میں دوستوں نے بہت پیار و محبت کا سلوک کیا اور حکومتوں نے تعاون کا اظہار کیا۔ غرض یہ دورہ ہر جہت سے نہایت کامیاب رہا۔ اس دورے کے نتیجے میں نئے نئے مضمون ذہن میں آئے ہیں اور چند مضمون کے دوران آئندہ کئی سال کا کام ہمارے سامنے آگیا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی خالص تقدیر تھی کہ اس نے مجھے تیس سال کے آغاز سے پہلے پہلے دورے کی توفیق عطا فرمائی جس کی افریقہ کو شدید ضرورت تھی۔ اس دورے کے نتیجے میں بہت زیادہ کام ظاہر ہوا ہے اس لیے اگر میری طرف سے خط و کتابت میں دیر ہو جائے یا میری طرف سے پرائیویٹ سیکرٹری میری ہدایت پر جواب تاخیر سے دیں تو برداشت نہ کریں۔

افریقہ کے متعلق ایسے ایسے مضمون ذہن میں آئے ہیں جن کا اس وقت ساری جماعت کے سامنے کھولنا حکمتِ علیؑ کے خلاف ہے لیکن ان کا کام سب سے پہلے کو کرنا ہے اور ہر ایک کو وقت آنے پر مضمون سے آگاہ کیا جائے گا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ امامِ مہجت اکید کام کرے بلکہ ساری جماعت کا نام ہی اصل میں خلافت ہے۔

حضورؐ نے ڈاکٹر دلیا اور اساتذہ کو حضورؐ پر افریقہ میں خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ کو ڈاکٹروں اور اساتذہ کی بہت ضرورت ہے اس لیے ایسے ڈاکٹر ز اور اساتذہ اپنے آپ کو پیش کریں جو اپنے فائدہ کے لیے ان ممالک میں نہ جائیں بلکہ خالص وقت کی روح کے ساتھ خدمت کے

جذبہ کے تحت یہ عزم لے کر جائیں کہ خدمت کی راہوں سے ہرگز پیچھے نہیں ہٹیں گے خواہ ان کے حالات کیسے بھی ہوں۔

حضورؐ نے فرمایا افریقہ میں جو عظیم الشان تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کا دورہ کے دوران علم ہوا ہے۔ یہ تبدیلیاں آسانی سے نہیں ہو سکتی بلکہ ابتدائی واقفین کی قربانیوں کی وجہ سے ہوئی۔ اُنہی کے جو انقباض برپا ہو گا وہ بھی عظیم الشان روحانی قربانیاں کرنے والے، فقیہ منشی بندل کے ذریعہ ہی رونما ہو گا۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نیا برکتوں کا دور شروع فرمائے گا۔ اس ضمن میں حضورؐ نے ابتدائی واقفین میں سے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیز حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب اور حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کی قربانیوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

حضورؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی قربانیاں آپ کو بلا رہی ہیں ان کی یادیں آج تک زندہ ہیں وہ بھی بھی مدفون نہیں ہوں گی ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ بعض علاقوں میں خاک کے ڈھیر سے ڈھیر میں وہ یادیں پھر رہی ہیں۔ وہ ہوائیں ان ذروں کو جہاں بھی اڑا لے جاتی ہیں وہاں وہ زندگی بخش بن جاتے ہیں۔

پس یہ یادیں آپ کو پھر بلا رہی ہیں آج افریقہ کی سر زمین ان احمدی خدمت کرنے والوں کو پکار رہی ہے جو اپنے فائدہ کے لیے نہیں بلکہ کسی نفع انسان کے فائدے کی خاطر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تعلیم سے متاثر ہو کر خدا کی خاطر وہاں جانے کے لیے تیار ہوں اور یہ عہد کریں کہ جو بھی تکلیف ہوگی اس کے باوجود ان لوگوں کی خدمت کر رہے ہوں گے۔

حضورؐ نے غالب کے ایک شعر پڑھ کر کہا جس کا مطلب یہ ہے کہ میں تو مر گیا لیکن اپنی زندگی میں اس عشق کی شرا بہ کا مقابلہ میں کیا کرتا تھا جو بڑے بڑے فردوں کی کمر توڑ دیا کرتا ہے چنانچہ میرے مرنے کے بعد ساقی بار بار اعلان کر رہا ہے کہ کون ہے آج جو اُسے۔ اس مرتب

عشق کے مقابلے کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے جو بڑے بڑے مردانِ میدان کی ہمتیں توڑ دیا کرتی تھیں۔ یہی مسنون ہے جو میں جماعت تک پہنچا تا ہوں وہ صدائے افریقہ تھی جو فحاشی کے ذہن میں آئی لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں ایسے عشاق درِ اول میں بھی پیدا ہوئے اور دور ثانی میں بھی پیدا ہوئے ان کو کوئی شائبہ عشق مات نہیں دے سکتی تھی۔ وہ شرب اگر نہر کے پیالوں میں بھی پیتی تب بھی وہ اُسے منہ لگانے کیلئے تیار بیٹھے ہوئے تھے اور بڑی ہمت کے ساتھ انہوں نے مقابلے کئے۔

چنانچہ احمدیت میں بھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی ساتھی کے منہ پر ہاتھ صدا آئے اور اس کا جواب لبیک کی صورت میں پیدا نہ ہو۔ میں جانتا ہوں کہ جب بھی یہ آواز بلند ہوگی کثرت کے ساتھ جماعت کی طرف سے لبیک کی آوازیں آئیں گی۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے ہر صدا دینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور اسی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے سارے دنیا میں جو لوگ بھی افریقہ میں احمدیت اور دینِ حق کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنے کی توفیق رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ضرور اُسے آئیں گے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ وہ آخری درد ہے جو کام کو اپنے

آخری مقام تک پہنچا دے گا میری منزل کو نہیں۔ یہ دوسری منزل آپ کے سامنے کھڑی ہے جو آخری فتح کی منزل ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ دیکھیں گے کہ کل اسی طرح ہو گا۔ خدا کے فضل اور ہم کے ساتھ۔ اس دور کے بعد سارا افریقہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آجائے گا۔ آپ کے قدموں میں بچھا دے گا۔ اور افریقہ سے مریدانِ دین حق پیدا ہوں گے۔

حضورؐ نے فرمایا افریقہ لوگوں میں اخلاص اور انگار ہے اور بڑی قربانی دینے والے لوگ ہیں۔ انہوں نے ایسی ایسی قربانیاں دی ہیں کہ جن کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا کی تقدیر یہ ہے کہ وہ آواز جو قادیان سے بلند ہوئی تھی اس پر لبیک کہتے ہوئے جو قربانیاں اس خطے میں تھیں والوں نے دیں ان کی قبولیت کے پھل کے طور پر جماعت کو افریقہ عطا ہو گا اور افریقہ خود وہ پھل بن جائے گا جس سے کثرت کے ساتھ وہ بیج پیدا ہوں گے جو ساری دنیا میں دو نر دار درخت لگا دیں گے جسے ہم باج احمد کہہ سکتے ہیں جس کی شاخیں کل عالم پر چھیل جائیں گی اور اسے ان کی نگہداشت اور آبیاری کرنا چاہی ذمہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورؐ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی :-
اِنَّ مَّا يُفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِي لَا يُؤْتِي عَمَلًا نَّافِعًا ۚ وَالَّذِي اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُ الْبَاطِلُ
 اور ان کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد پاک تان میں اصدیوں کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے حضورؐ نے فرمایا کہ احمدیت کے خلاف وہاں ہر قسم کے کذب اور افتراء سے کام لیا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ بند نہیں ہوا ان واقعات سے جماعت کو اور باقی دنیا کو آگاہ رکھا جاتا ہے لیکن اس سے ہمارا مقصد دنیا کے

سامنے رحم کی اپیل کرنا نہیں بلکہ ہمارا معاملہ دنیا کے ساتھ نہیں بلکہ ہمارا معاملہ صرف خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور ہم خدا کے امر کی اطاعت میں دنیا کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن غیر اللہ پر نہ کوئی امید ہے اور نہ ہی ہرگز نجات کے معائنہ ہے۔ اور نہ ہی غیر اللہ نے اللہ کے ان بندوں کی حقیقت مدد کی ہے جو خدا کی خاطر دُکھ اٹھا رہے ہوں۔ خدا تعالیٰ خود اپنی تقدیر کے ذریعہ ہر کے سامان فرما کر رہے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ تقدیر مختلف صورتوں میں نازل بھی ہو رہی ہے لیکن جماعت احمدیہ جن حالات میں گزر رہی ہے اس کے پیش نظر عوام احمدی خدا کی عقوبت کی تقدیر کا اظہار

کر رہے ہیں تاکہ ان کے دکھتے ہوئے سینوں کو تسکین ملے۔ حضور نے ان بارہ میں جماعت کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: عقوبت کی تقدیر کی راہ دیکھنی ذاتی اعلیٰ درجہ کے اخلاقی کا نمونہ نہیں خدا خیر کی دہانہ لکھی چاہیے۔ چھوٹے اور بچے میں تمیز کرنے کے لئے دعا کرنی چاہیے لیکن یہ دعا مانگنا اور اس انتظار میں رہنا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب کسی قوم کو دیا میٹ کر دے۔ یہ رجحان مومن کی اعلیٰ درجہ کی شان کے خلاف ہے۔ اعلیٰ درجہ کے اخلاقی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم انتقام کے جذبہ سے مغلوب نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہے خدا سے صفوا اور مغفرت کی دعا مانگتے رہیں ہاں یہ دعا ضرور مانگیں کہ خدا تعالیٰ یوم الفرقان جلد لے آئے دراصل مومن کا دل یوم الفرقان ہی سے ٹھنڈا ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک تلمذیہ اور نظام کا تعلق ہے یہ مسلسل جاری ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے گزشتہ دو ماہ میں جو واقعات ہر گئے ہیں ان میں سے دو کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا جن میں سے ایک واقعہ مار جنوری ۸ ۱۹ء کو دن گیارہ بجے پرنس فلیع نواب شاہ میں پیش آیا جس میں ڈاکٹر نصیر احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور دوسرا واقعہ مار فروری کو قادی احمد فلیع نواب شاہ میں پیش آیا جس میں کریم عبدالعزیز صاحب جو کہ ایک میرٹھی مسطور کے مالک تھے ان پر چار گولیوں نے شہرہاں سے حملہ کیا۔

جماعت کو حضور نے دعا کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ پاکستان میں کسی وافر بھی احمدی کی جان اور عزت کی حفاظت کی کوئی جتن نہتہ نہیں ہے اور حضرت باقی سلف کے خلاف ہر جگہ گہرا چھانا جارہا ہے اور بازاروں میں دیواریں اسی گند سے کالی کر دی گئی ہیں جس کے ذریعہ سے احمدیوں کی ایذا رسانی کی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ دلکشا کے کونے کونے میں جاری ہے لیکن یہ بات بھی میرے غم میں ہے کہ عوام الناس اس آواز پر لبیک نہیں کہہ رہے اور دعا اپنے معادلات میں نہیں لے کر اس بات میں دلچسپی نہیں رہی کہ احمدی کیا ہیں کیا کہہ رہے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ کثرت کے لئے ساتھ قوم جراثیم کا شکار ہوئی ہے اور اس کی مذہبیت میں بالکل شک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تقاضا زیادہ مذہب کا ڈھنڈورا پیٹا گیا ہے اتنا ہی زیادہ

عوام الناس مذہب سے پیچھے گئے ہیں۔ اور قوم کے کردار کے کسی حصہ میں بھی مذہب اب باقی دکھائی نہیں دیتا اس لئے ان کی طرف سے احمدیوں کی دشمنی اور ان پر حملہ کرنے کا فقدان اس لئے نہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ احمدی معصوم ہیں بلکہ شاید اس جھوٹے اور غلط پراپیگنڈا کی وجہ سے آپ کو گند وجود سمجھتے ہیں جو وہاں پر کیا جا رہا ہے۔ اسی کثرت سے جھوٹا پراپیگنڈا کیا گیا ہے کہ اب وہ احمدیوں کو ہی جھوٹا سمجھتے ہیں۔ غرض ساری قوم کو اس دور نے جھوٹا بنا دیا ہے اور ساری قوم کو جبرم بنا دیا ہے۔ لوگوں کی نیکی کا معیار گر گیا ہے اور ڈرگز (منشیات) اور شراب کی دہائیں پھیلی ہوئی ہیں ہتھیار کثرت سے ملک میں آگئے ہیں اور ساری قوم روپے کے دھند میں مشغول ہو چکی ہے۔ بد اخلاقی کثرت سے ہیں قمار بازی جو کثرت سے ہے۔ سو یہ جس قوم کا حال ہو وہ مذہب کی تحریک سے کیسے کسائی جاسکتی ہے۔ ان کی دنیا بدل چکی ہے اور دلچسپیاں مختلف ہو چکی ہیں فرمایا: سارے لئے یہ خوشی کی بجائے دکھ کی بات ہے کہ چونکہ پراپیگنڈا تو سچائی پر مبنی ہے اور اخلاق کی تعمیر و ترمیم نہیں تو پھر مذہب کی کوئی حقیقت نہیں اور قوم جس قدر جھوٹ کا شکار ہوتی جی فارسی ہے اسی قدر مذہب کی مشکلات بھی بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ اس لئے ایک طرف بظاہر ظہینان کی صورت ہے عوام ان کی جہت و نظام کا نشانہ بنانے کیلئے تیار ہیں لیکن جس جراثیم کا دعویٰ ہے کہ اس نے دین کو قائم کرنا ہے وہ خدا کا پیدا کرنا ہے مٹی کی شکلات ہوں گی پس وہ احمدی کہتے ہیں کہ مٹی کے رنگات ہیں اور حضرت باقی سلف کی مذہب کی مذہب کی جاری ہے اور ان کی مذہب ہے ان کو قرآن کریم پہلے ہی جواب دے چکا ہے کہ جو مغفرتی ہوں وہ ایمان نہیں لایا کہ تمہارے اور جو ایمان نہیں لائے وہ جھوٹے ہوتے ہیں اگر دعویٰ پراپیگنڈا لائے والے جھوٹے مغفرتی ہوں تو یہ دعویٰ کی تلمذیہ ہے لیکن اگر دعویٰ کو جہٹلانے والے مغفرتی ہوں تو یہ مٹی کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے۔ اس لئے پاک تار میں جھٹلانے والوں کا دل بدن جھوٹا ہو گئے ہیں جانا، جھوٹ میں گرفتار ہوتے چلے جانا خود مغفرتی اذکار

بائی سلف کی تصدیق ہے آپ کی تلمذیہ نہیں ہے دن بدن ان کا آواز گند سے ہوتے چلے جانا کی بات کو کھلا کھلا ثابت کر رہا ہے کہ وہ خدا کی نظر میں سچے نہیں۔ اگرچہ سہو سے تو خدا کی طرف سے ان کو ایسی سزا ملتی۔ حضور نے فرمایا: جس یوم الفرقان کا میں نے ذکر کیا تھا اس کا اس کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اسی یوم الفرقان کے لئے تیار کیا ہو رہی ہیں آپ کو خدا یوم الفرقان کی طرف سے جارہا ہے اور جب معاملہ خوب کھل جائے گا تو تو کھٹے عذاب الیم واقع ہو جائے گا لیکن مومن کی یہ نشان نہیں کہ عذاب الیم کا انتظار کرتا رہے۔ مومن کو بصیرت اور بصارت کے ساتھ ان واقعات کو دیکھ کر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یوم الفرقان تو ظاہر ہو گیا۔ وہ تو خدا نے فرق کر کے دکھانا شروع کر دیا ہے اب یہ آگے جا کر کسی شکل میں خوب کھل کر خدا کے عذاب پر منتج ہو گا۔ اس کے وقت کا انتظار ہے لیکن ایسی سچ پر جو قریب چل پڑیں ان کے زندہ رہنے کے کوئی امکانات نہیں ہوتے۔ اس میں کسی مذہبی استدلال کی بھی ضرورت نہیں ہوتی ایسے کردار جب بھی کسی قوم میں ظاہر ہوتے ہیں ان کو ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں اس لئے جماعت احمدیہ کو ملی یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کو ہلاکتیں دیکھنے کے لئے نماز میں کے طور پر پیدا نہیں کیا گیا بلکہ آپ کو ہلاک ہونے والوں کو بچانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ سے عرفان کے ساقی ہیں۔ اگر آپ سے عرفان کے ساقی ہیں تو گرتے ہوؤں کو تقابلیں اور مرتے ہوؤں کو زندہ کر سکتے ہیں کو شمشیر کریں۔ یہ سچ آپ کا مقصد اول۔ اور یہی سچ کی زندگی کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ اگر آپ اسی مقصد کو بھول جائیں گے تو آپ بھی جھوٹا ہو کر طرف ہر گز نہ رہیں۔ یہ مقصد ان اعلیٰ اور عظیم ہے کہ اس کی حفاظت بہت ضروری ہے اذکار کی حفاظت سب سے پہلے آپ کے دل میں ہوگی۔ اپنے دل کو شلو سے رکھا کریں۔ اور سوچنے رکھا کریں کہ وہ کس طرف مائل ہو رہا ہے۔ اگر ان میں ہمیشہ یہ عزم زندہ ہے

کہ ہم نے مروت کو بچا ہے مروت کو بچانا ہے ہم نے بگڑتی ہوئی تقویٰ کو بچنا ہے کہ درست کرنا ہے تو پھر ایسے لوگ بچنے میں اور یہ وہ لوگ ہیں جو زندہ رہنے کے اور زندہ کرنے کی اطمینان ان کو عطا کی جاتی ہے سارا فیصلہ جھوٹ اور سچ کے امتیاز کا ہے اس لئے احمدیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ اپنے سچ کی حفاظت کریں۔ اس میں بہت سے بچے ہیں اور وہ بلند معیار جس کی توقع ایک احمدی سے کی جاتی ہے وہ احمدیوں میں نہیں ہے۔ اگرچہ دوسروں کے مقابل پر بہت کمزور ہیں لیکن ایک احمدی کا معیار جھوٹوں کے سامنے رکھ کر نہیں پرکھا جائیگا بلکہ وہ بچوں کے سامنے ملکہ دنیا میں سب سے انان حضرت اور سید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوٹی پر نہ کر کے رکھا جائیگا۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے دل کو شلو سے کی ضرورت ہے اور ہر احمدی کا قدم اخلاقی کے ساتھ سچائی کی طرف ہونا چاہیے اس کے ذریعہ سے یوم الفرقان ظاہر ہو گا اس لئے سچائی کے معیار کو بلند کرنے کی بہت زیادہ کوشش کرنی چاہیے کیونکہ جھوٹ ایک ایسا امر ہے جو بڑھتا رہتا ہے اور پھر نہایت جھانک صورت اختیار کر جاتا ہے اور ان کا خدا سے رشتہ کٹ جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا وہ لوگ جو اصدیت کے خلاف امر بھوٹ بول رہے ہیں اور جمہوری گویاں علاقوں میں لکھا رہے ہیں ان کو حضرت اقدس خیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کا کوئی حق ہی نہیں ہے کیونکہ حضرت اقدس خیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور جھوٹ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ حضور نے فرمایا احمدیوں نے بھی اگر اس کٹ کو فری طور پر نہ بچھا اور بالارادہ جھوٹ سے بچنے کی کوشش نہ کی تو ایسے معاشرے میں رہتے ہوئے ان کی سچائی کی کس کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔ حضور نے ساری جماعت احمدیہ کو خیر صحت کے ساتھ پاکستان میں بسنے والوں کو جھوٹ کے خلاف جہاد کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا جہاد پورے شہر ہونا چاہیے اور بچوں میں سچائی کی حسرت پیدا کرنی چاہیے اور اس کے لئے مستحبات جو ہمیں میں ان کی بڑی ذمہ داری ہے پھر میں شہر و قصبہ سے سچائی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ان کو نیک اعمال کی طرف متوجہ کریں اور جرائم سے بچیں اور ہر ملک کی فائس عالمہ منظم طریقے سے جانکر لے کر جھوٹ کی دوا کو ختم کر سکتے ہیں کو شمشیر کریں۔ (بشکریہ ماہنامہ انصار اسلام آباد ۱۹۸۸ء)

جماعت احمدیہ پاکستان کے متعلق نادر ترین اظہار

۳۔ سورہہ یٰسے ا، کو ایک احمدی خردانہ نرسنگ کم کم مظلوم احمد صاحب ساکن گھٹ ضلع
خیرپور سندھ کو دو افراد میں دیکھانے کے بہانے باہر لے گئے اور راستے میں اُن پر پتول
سے حملہ کیا۔ گوئی اُن کے بازو پر لگی، ظفر احمد صاحب اس وقت ہسپتال میں داخل ہی
۴۔ ان موزعہ جگہ کو مسافین نے ایک احمدی دوست محکم رشید احمد خان صاحب کے
گھر پر ایسے شدت بکاف عبور کیا لکھا ہوا تھا۔ اُن کے خلاف مار ۱۹۵۷ء کا پریچہ درج کر
کے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

۵۔ چاک ۱۵۲ شمالی سرگردھا میں ۱۳ احمدیوں کے خلاف اذان دینے اور نماز
اجما عت ادا کرنے کے جرم میں بیرحمہ درج پٹا ہے۔

ع۔۔۔ اسلام آباد میں سولائیوں نے کہا ہے کہ احمادیوں کی مسجد کو مکہ مثلاً یا
جائے درجہ ہم خود بنادیں گے۔ انہوں نے ۸ مارچ کو جلوس نکالنے کا اعلان
کیا ہے۔

علا: یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ربوہ کی ساجد اور شیروں کے کتبوں پر جہاں تہا

”صادق تو ایسے ملاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں“

27-0441
"GLOBE EXPORT"

پیشکش: گلوب ریمینیو فی کچر ۱۰۰۰ رابندر امرافہ کلکتہ ۷۳... ۷۴ (م فون حرام

میں وہ مگر اب بھی ذہن میں محفوظ ہے جہاں میں نے یہ مشاہدہ کیا اور سنا۔ حضرت مولانا سائے کے لئے دن کی گھڑی سے دعا نکلتی ہے گو یہ عاجز کیا اور میری دعا کیا؟

باش سے پہلے بادلوں کی گرج

اختلاف خلافت ثانیہ کا ایک منظر

از قلم الانبیاء احمدی منہ موزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

ایڈیٹر صاحب الفضل نے مجھ سے باصرہ خواہش کی تھی کہ میں الفضل کے خلافت جو بلی نمبر کے لئے کوئی مضمون لکھوں کیونکہ میں آج کل کتاب سلسلہ احمدیہ کے لکھنے میں بہت مصروف ہوں۔ اور اس کتاب کا بھی خلافت جو بلی کے موقع پر چھپنا ضروری ہے۔ اس لئے میں نے ان سے افسوس کے ساتھ معذرت کر دی تھی۔ لیکن اب ان کے مزید اصرار کہ شرکت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے سلسلہ احمدیہ کا ایک مختصر سا باب الفضل کے اس خاص نمبر کے لئے پیش خدمت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کتاب کے مکمل کرنے کی توفیق دے۔ اور اس کو وہ قبولیت عطا کرے جو ہمیشہ سے اس کے مقبول کلام کو حاصل رہی ہے۔ اہمیت۔ خاکسار مرزا البشیر احمد عفی عنہ

جماعت قادیان پر قیامت کا سماں

جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت پر دنیا کی فضا بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک سے گونجنے لگ گئی تھی۔ اسی طرح جب خدا کے برگزیدہ مسیح کا موعود خلیفہ مسند خلافت پر قدم رکھ رہا تھا تو دنیا نے پھر وہی نظارہ دیکھا۔ اور احمدیت کے آسمان پر گھٹا ٹوپ بادلوں کی گرجوں نے اسے واسطے کاخیر مقدم کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات کے وقت وہ اختلاف جو غرقاً مخفی کہلاتا تھا۔ مگر حقیقتہً اب مخفی نہیں رہا تھا۔ یکدم پھوٹ کر باہر آ گیا۔ قادیان کی جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات کی خبر اس وقت ملی۔ جبکہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز پڑھا کر مسجد سے باہر آ رہے تھے۔ اس پر سب لوگ گھبرا کر فوراً نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی پر پہنچے۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ اپنی بیمار باریک آخری آیام میں تریں اب وہاں کے لئے تشریف لے

گئے تھے۔ اور قادیان کی نئی آبادی کا گھلا میدان گویا میدانِ حشر بن گیا۔ رشک حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی جدائی کا غم بھی ہر مومن کے دل پر بہت بھاری تھا۔ مگر اس دورے غم نے جو جماعت کے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ہر شخص احمدی کے دل کو کھائے جا رہا تھا۔ اس سدا کو سخت ہولناک بنا دیا تھا جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ شمعہ کے دن سوا دو بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات ہوئی۔ اور دوسرے دن نماز عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے۔ گویا یہ قریباً پچیس گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ جو قادیان کی جماعت پر قیامت کی طرح گزرا۔

اس نظارے کو دیکھنے والے بہت سے لوگ گزر گئے۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بعد میں پیدا ہوئے۔ یا وہ اس وقت اس قدر کم عمر تھے کہ ان کے دماغوں میں ان واقعات کا نقشہ محفوظ نہیں۔ مگر جن لوگوں کے دلوں میں ان آیام کی یاد قائم ہے۔ وہ ایسے کبھی بھلا نہیں سکتے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ دن جماعت کے لئے قیامت کا دن تھا۔ اور میرے اس بیان میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں۔ ایک نبی کی جماعت۔ تازہ نبی ہوئی جماعت۔ پچیس کی اُختی ہوئی اُنکوں میں حضور۔ اور ہدایت کی برقی طاقت سے دنیا پر چھو جانے کے لئے بے قرار جسم کے لئے دین سب کچھ تھا۔ اور دنیا کچھ نہیں تھی۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی تھی کہ اگر ایک طرف اس کے پیارے امام کی نقش پڑی ہے۔ تو دوسری طرف چند لوگ اس امام سے بھی زیادہ محبوب چنیر یعنی خدا کے برگزیدہ مسیح کی لالی ہوئی صداقت اور اس صداقت کی حامل جماعت کو سامنے کے لئے اس پر حملہ آور ہیں۔ یہ نظارہ نہایت درجہ صبر آزا تھا۔ اور میں نے ان تاویک گھریلوں میں

ایک دُک کو نہیں دس میں کو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں لوگوں کو بچوں کی طرح روتے اور ہلکتے ہوئے دیکھا۔ اپنے بڑا ہونے والے امام کے لئے نہیں۔ غم اعتراف کرنا چاہیے کہ اس وقت جماعت کے غم کے سامنے یہ غم کھولا ہوا تھا۔ بلکہ جماعت کے اتحاد اور اس کے مستقبل کی فکر میں۔ مگر اکثر لوگ تسلی کے امن فطری ذریعہ سے بھی محروم تھے۔ وہ رونا چاہتے تھے۔ مگر فکر کے بھوم سے رونا نہیں آتا تھا۔ اور دیوانوں کی طرح ادھر ادھر نظر اٹھاتے پھرتے تھے۔ تاکہ کسی کے منہ سے تسلی کا لفظ سن کر اپنے دُرتے ہوئے دل کو سہارا دیں۔ غم یہ نہیں تھا کہ منکرین خلافت تعداد میں زیادہ ہیں یا یہ کہ ان کے پاس حق ہے۔ کیونکہ زلزلہ تعداد میں زیادہ ہے اور نہ اُن کے پاس حق تھا۔ بلکہ غم یہ تھا کہ باوجود اُحداد میں نہایت تلبیں ہونے کے ان کی سازشوں کا جال نہایت وسیع طور پر پھیلا ہوا تھا۔ اور قریباً تمام مرکزی دفاتر برائی کا قبضہ تھا۔ اور پھر ان میں کئی لوگ رشورخ والے۔ طاقت والے۔ اور ملت والے تھے۔ اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ چونکہ ابھی تک اختلافات کی کش مکش مخفی تھی۔ اس لئے یہ علم نہیں تھا کہ کون اپنا ہے۔ اور کون بیگانہ۔ اور دوسری طرف جماعت کا یہ حال تھا کہ ایک بیوہ کی طرح بغیر کسی خبر گیر کے پڑی تھی۔ گویا ایک ریڈر تھا۔ جس پر کوئی کھل بان نہیں تھا۔ اور چاروں طرف بھیرے تھے تاکہ دگائے بیٹھے تھے۔

سکینت کا نزول

اس قسم کے حالات نے دلوں میں عجیب ہیبت ناک کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ اور گو خدا کے وعدوں پر ایمان تھا مگر ظاہری اسباب کے ماتحت دل بیٹھے جاتے تھے۔ شمعہ سے

لے کر عصر تک کا وقت زیادہ نہیں ہوتا۔ مگر گھریاں ختم ہونے میں نہیں آتی تھیں۔ آخر خدا خدا کر کے عصر کا وقت آیا۔ اور خدا کے ذکر سے تسلی پانے کے لئے سب لوگ مسجد نور میں جمع ہو گئے۔ نماز کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک مختصر نہایت درد انگیز اور مؤثر تقریر فرمائی۔ اور ہر قسم کے اختلافی مسئلہ کا ذکر کرنے کے بغیر جماعت کو نصیحت کی کہ یہ ایک نہایت نازک وقت ہے اور جماعت کے لئے ایک بھاری مسئلہ کی گھری درپیش ہے۔ پس سب لوگ گریہ وزاری کے ساتھ خدا سے دُعائیں کریں کہ وہ اس اندھیرے کے وقت خیر کے نئے روشنی پیدا کر دے۔ اور ہمیں ہر رنگ کی ٹھیکو سے بچا کر اس راستہ پر ڈال دے جو جماعت کے لئے بہتر اور مبارک ہے۔ اس موقع پر آپ نے یہ بھی تحریک فرمائی کہ جن لوگوں کو طاقت ہو وہ کل کے دن روزہ بھی رکھیں تاکہ آج رات کی نمازوں اور دعاؤں کے ساتھ کل کا دن بھی دُعا اور ذکر الہی میں گزرے۔ اس تقریر کے دوران میں دُک بہت روئے اور مسجد کے چاروں کونوں سے گریہ دہکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ مگر تقریر کے ساتھ ہی لوگوں کے دلوں میں ایک گونہ تسلی کی صورت بھی پیدا ہو گئی۔ اور وہ آہستہ آہستہ منتشر ہو کر دُعائیں کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہوں کو چلے گئے۔

موجودی محمد علی عباسی کا مخفی رسالہ

رات کے دوران میں اس بات کا علم ہوا کہ منکرین خلافت کے ایڈیٹر مولانا محمد صاحب ایم اے نے حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات سے قبل ہی ایک رسالہ ایک نہایت ضروری اعلان کے نام سے چھپوا کر مخفی طور پر تیار کر رکھا تھا۔ اور دُک میں روانہ کرنے کے لئے اس سے پرکٹ بھی بنوا رکھے تھے۔ اور اب یہ رسالہ بڑی کثرت سے تقسیم کیا جا رہا تھا۔ بلکہ یہ محسوس کر کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات بالکل سر پر ہے آپ کو زندگانی ہی اس رسالہ کو دور دور کے علاقوں میں بھجوا دیا گیا تھا۔ اس رسالہ کا مضمون یہ تھا۔ کہ جماعت میں خدوت کے نظام کی ضرورت نہیں۔ بلکہ انہیں کا انتظام ہی کافی ہے۔ البتہ غیر احمدیوں سے بہت لینے کی غرض سے اور حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وصیت کے احترام میں کسی شخص کو بطور امیر مقرر کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ

تسطادوٹم

احمدیت کا پیروہ روحانی انقلاب

احمدیہ نے دنیا کو کیا دیا اور کیا اسلام سے کیے

تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی دیکھنے والی تحریک کے بانی مولوی محمد شفیع صاحب دہلوی

میں نے تقریر کے ابتداء میں یہ آیت تلاوت کی تھی "وَلَا تَقْعَبُوا فِي الْأَنْبِيَاءِ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتُ اللَّهِ... الآية"۔ اس آیت میں وہ کام بتائے گئے ہیں جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے اپنی بعثت کے وقت سرانجام دیے اور آئندہ ایک زمانہ آنا تھا جب پھر وہی حالات رونما ہونے لگتے تھے جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اور جن کا ذکر مولوی ابوالحسن ندوی صاحب نے کیا۔ تب حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ تحریک احمدیت نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غرضی میں ان سب امور کو سرانجام دینا تھا۔ چنانچہ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل زندہ خدا پر کامل ایمان نہ رکھتا تھا جس کا ذکر ابوالحسن صاحب ندوی نے بھی کیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے مخلوق مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ اب خدا کے ساتھ کوئی تعلق قائم نہیں کر سکتا اور نہ ہی خدا کسی کے ساتھ کلام کر سکتا ہے۔ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا بھی زندہ ہے اور اس کی زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اب بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا "مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کر دوں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔... آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت تک سچا کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چھپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دامن کلام کر رہا ہے۔ (سیدنا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم)

نیز فرمایا

وہ خدا اب بھی بنا رہا ہے جسے چاہے کلمہ اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کلام کرتا ہے اور فرمایا یہ کھیل باغ محمد یعنی اسلام سے ہی مل سکتا ہے کیونکہ وہ ایک ہی اس وقت زندہ مذہب ہے چنانچہ فرمایا ہے کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے یہ عمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے اپنی تدبیر کے مشہور عالم مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے جب اعظم مذاہب لاہور میں نہایت ہی بے بسی کے عالم میں یہ اعتراف کیا کہ:-

"آئندہ محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے ہیں بے شک وہ (بزرگ) دارش، انبیاء اور ولی تھے۔ وہ کرامت رکھتے اور برکات رکھتے تھے۔ لیکن وہ نظر نہیں آتے وہ زیر زمین ہو گئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے اور ہم کو گمراہ شدہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نہیں دکھا سکتے۔ (ریورٹ جلسہ اعظم مذاہب ۱۹۶۶ء) اس کے بالمقابل حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

کرامت اگرچہ بے نام و نشان امت میں ملے گی بے شمار نشان ہیں لیکن میں وقت کے مطابق اسی جلسہ اعظم کی کچھ تفصیل بتانا چاہتا ہوں جس میں مولوی محمد حسین صاحب نے اترایا کہ آج اسلام کرامت والوں سے خالی ہے ۲۶-۲۸ دسمبر ۱۹۶۶ء

کو ایک جلسہ مذاہب اعظم (سرودھم سمیلین) کا لاہور میں انتظام کیا گیا جس میں پانچ سوالی مقرر کئے گئے حضور علیہ السلام نے ان سوالوں کے جواب میں ایک مضمون تحریر فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبل از وقت

بذریعہ الہام مطلع فرمایا کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ آپ نے اس الہام کی اشاعت ایک اشتہار کے ذریعہ مؤرخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۶ء کو ان الفاظ میں فرمائی۔ "جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جوابوں کو آخر تک سمجھ لے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمکے گا۔... مجھے خدا کے علم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا"

چنانچہ مقررہ تاریخوں پر جلسہ منعقد ہوا اور اس میں جلسہ کی جو رپورٹ منتظرین جلسہ کی طرف سے شائع ہوئی اس میں لکھا:-

"پندرہ گوردھن دھرمی صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا اس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجتے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا کہ اسلام

کا لکھنؤ کا وسیع میدان جلسہ بھرنے لگا اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پر بول گئے۔ اس وقت کوئی سات ہزار کے قریب مجمع تھا۔ مختلف مذاہب اور ممل اور مختلف سوسائٹیز کے مقتوب اور ذی علم آدمی موجود تھے۔... اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے دو ہی گھنٹہ مقرر تھے لیکن ناظرین جلسہ کو کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی کہ ناظرین صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی

کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جائے۔ یہ مضمون شروع سے آخر تک یکساں دلچسپی و توجہ سے اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ (ریورٹ جلسہ مذاہب عالم (دھرم مہتمم لاہور) صاحب ایڈیٹر صاحب چودہویں صدی راولپنڈی لکھتے ہیں:-

"ان لیکچروں میں سب سے اچھا لیکچر جو جلسہ کی روح رکھتا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا جس کو مشہور فقیہ البیان مولوی عبدالکیم سیالکوٹی نے نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑھا۔ یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا۔... مولوی عبدالکیم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر ہندسے آفریں و حسین بلند ہوتی تھیں اور مذاقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر سارے کانوں سے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا۔... کچھ شخص کے لیکچر کے وقت اتنے آدمی جمع نہیں تھے۔ جتنے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت۔ تمام ہال ادھر بیچے سے بھر رہا تھا۔ اور سامعین ہمتی گوش ہور رہے تھے۔ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آکر گری جس طرح شدید پرکھیاں۔ مگر دوسرے لیکچر کے وقت بوجہ بے رغبتی بہت سے لوگ بیٹھے بیٹھے اٹھ جاتے تھے۔"

(چودہویں صدی راولپنڈی مؤرخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۶ء) ایڈیٹر صاحب سول اینڈ ٹریڈ گزٹ نے اس مضمون کے متعلق اپنا تاثر ان الفاظ میں بیان فرمایا:-

"سب مضمونوں سے زیادہ توجہ اور دلچسپی سے مرزا غلام احمد قادیانی کا مضمون سنا گیا۔ جو اسلام کے بڑے بھاری عابد اور عالم ہیں۔ اس لیکچر کو سمجھنے کے لئے دور و نزدیک سے سب سرفراز ملت کے لوگ بڑی کثرت سے جمع تھے۔"

لوگوں نے اس مضمون کو ایک دفعہ اور جمیعت کے عالم میں سنا اور پھر کمیٹی نے اس کے لئے جلسہ کی تاریخوں میں ۲۹ دسمبر کی زیادتی کر دی۔

(مولوی ایڈیٹری ٹرسٹ دسمبر ۱۸۹۶ء)
یہ لیکچر اسلامی اصول کی تلاسفی کے نام سے شائع ہو چکا ہے اور کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ پہلے سے آپ کا یہ فرمانا کہ مضمون بالارہے گا۔ اور پھر وہ بالارہا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کرامت گرچہ بے نام و نشان است مگر انگریز غلامان محمد علی زینہ خدا کے ساتھ آپ کا گہرا تعلق تھا اور دوستوں۔ دشمنوں۔ ایمنوں اور بریگانوں کے لئے آپ کے بے شمار نشانات احمدیہ لٹریچر میں موجود ہیں۔

ایک ایمان افروز واقعہ :-

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں :-
”ایک صوفی سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا کہ مجھے کشف میں بڑا تجربہ ہے۔ اگر مرزا صاحب کو یہ طاقت ہے کہ وہ اہل قبور سے باتیں کر سکیں تو وہ جس قبر کو میں کہوں اس سے باتیں کر کے اس کا حال دریافت کریں اور بتادیں ورنہ میں بتلا دوں گا۔ آپ اس خط کو لے کر بہت جلد سے اور فرمایا جو حق و قیوم خدا سے روز باتیں کرتا ہے اس کو مردوں سے باتیں کرنا کیا غرض ہے (یا یہ فرمایا کہ کیا مطلب ہے) مردوں سے مرد نے باتیں کر سکیں اور زندوں سے زندے۔ ہم زندہ ہیں۔ ہمارا مذہب زندہ ہے۔ ہمارا خدا زندہ قیوم زندہ خدا ہے۔“

(تذکرۃ المہدی حقہ دوم ص ۳۸-۳۹)

ایک دوسرا واقعہ

قرآن مجید نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا اور آگ ان کے لئے ٹھنڈی ہو گئی غیر مسلموں نے اس پر اعتراض کیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا یہ قانونِ تدبیر کے خلاف ہے۔ ان اعتراضات کے

جواب حضرت مولانا نور الدین صاحب کے سپرد کیے گئے اور مولانا صاحب یہ جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سناتے تھے۔ حضرت مولانا نے اس اعتراض کے جواب میں تحریر فرمایا کہ اس آگ میں مراد مخالفت کی آگ بھی ہو سکتی ہے۔ مخالفت کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جواب کو سن کر فرماتے گئے۔
مولوی صاحب! حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسی ظاہری آگ میں ڈالا گیا تھا اور خدا تعالیٰ نے یہی آگ ان کے لئے ٹھنڈا کر دی تھی۔ مزید فرمایا۔ اگر لوگوں کو اس بارہ میں کوئی شک ہو تو آج بھی ایک ابراہیم یہاں موجود ہے اس کو آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ یہ آگ اس کے لئے ٹھنڈا ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(سیرت المہدی)
بیکھرام کے سلسلہ میں آپ کی تماشائی ہو رہی تھی اور ایک موقع پر یہ خبر لے کر آپ کے حضور حضرت میرزا ناصر نواب صاحب نے آپ کے پاس پہنچے کہ آپ کو گرتا رہے گا جس کی تدابیر کی جارہی ہیں۔ آپ نے میر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا :-
میر صاحب! لوگ دنیا کی محبت میں سونے اور چاندی کے کڑے پہنتے ہیں۔ ہم خدا کی محبت میں لاہے کے کڑے پہن لیں گے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا :-
میر صاحب ایسا نہیں ہو گا وہ خدا جو زندہ خدا ہے جس کے ساتھ ہیں گہرا تعلق ہے وہ ایسا نہیں ہونے دے گا۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

زندہ کتاب۔ قرآن مجید

سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے قرآن مجید ایسی پاک کتاب چھوڑی جس کے ذریعہ آپ نے عربوں کو زندہ کیا۔ آپ فرماتے ہیں انی تارک فی کم التذاین ان تمسکتم بھا لفسق تھنلوا بعدی ایسا کتابی دستور ہے۔ مسلمانوں نے اس زندہ کتاب سے

بھی نوگردانی کی۔ مفسرین نے اس کلام پاک میں ناسمج و مفسوخ کا مسئلہ گھڑا اور اسی زمانہ کے لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب اس کتاب کے معارف ختم ہو گئے۔ کوئی نہیں جواب آئندہ اس کتاب میں نہ ملے گا کہ معارف کے موتی نکال سکے۔ لیکن احمدیت نے بتایا کہ روحانی ہدایت کے لئے قرآن مجید کو چھوڑ کر اور کوئی کتاب نہیں اور یہ ہر قسم کے نسخ سے پاک ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔
”قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام ہے جس میں انسان کا ایک لفظ یا ایک شے تک کا دخل نہیں۔ اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ہماری کلام ہے۔۔۔۔۔ اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا توازن رکھتی ہے۔ وہ وحی متلو ہے جس کے حرف خوف دینے ہوئے ہیں وہ ہمیشہ اپنے اعجاز کے بھی تبدیل اور تحریف سے محفوظ ہے۔“

(ازالہ انہام ص ۵۲۹)

پھر فرماتے ہیں کہ کسی کی مجال نہیں کہ ایک لفظ یا ایک شے قرآن شریف کا مندرجہ کر سکے۔
(اشہادات حضرت مسیح موعود جلد ۲ ص ۵۹۷)
آج کے مسلمانوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو چھوڑ کر جعلی اور خود تراشیدہ وظائف کی طرف توجہ کی ہے جو خدا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور جبرائیل کے نام پر اختراع کر گئے اور یہ یقین کر لیا گیا کہ ان خود تراشیدہ وظائف سے ہی مسلمانوں کی نجات ہے لیکن احمدیت نے ہمیں یقین دلایا کہ وحی الہی اور وحی کے حصول کے لئے قرآن شریف کی اتباع ضروری ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدی فرماتے ہیں :-

”میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ جو قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔“

(اسلامی اصول کی تلاسفی ص ۱۲۲)
پھر فرمایا یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بنجر انگوٹوں کے دیکھ سکیں یا بنجر کانوں کے سن سکیں

یا بنجر زبان کے بول سکیں، اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بنجر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔

(اسلامی اصول کی تلاسفی ص ۱۲۲)
اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یقین فرمائی کہ :-

”تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے خطاب کر کے فرمایا الخیر کلمۃ فی القرآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائی قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے انھوں نے ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم نہ کرتے ہیں۔“
(مشفق لوح ص ۲۷)
حضرت علیہ السلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں :-
دل میں یہ ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کبہ میرا بھی ہے
(باقی آئندہ)

دعاے حضرت

۱۔ افسوس! میرے ماموں کریم ابراہیم صاحب دلدکریم حاجی عبدالواحد صاحب تمام ممالک مسکرا (روپی) مؤرخہ ۱۲/۱۱/۱۳۸۸ کو فرمایا ۷۷ سال وفات پا گئے۔ انشاء اللہ وانا الیہ راجعون۔
آپ محکم باسٹرنٹار محمد صاحب رحمہم شیعہ تعلیم الاسلام سکول قادیان کے چھوٹے بھائی تھے۔ مؤرخہ ۱۲/۱۱/۱۳۸۸ کو آپ کی مولا میں تدفین عمل میں آئی۔
خاکسار: محمد انعام ذاکر قادیان
۲۔ افسوس! خاکسار کے دادا محکم دوست محمد صاحب آف چارکوٹ ۲۲/۱۱/۱۳۸۸ کی درمیانی شب کو وفات پا گئے۔ انشاء اللہ وانا الیہ راجعون۔
خاکسار: نذیر احمد شتان معلم مدر احادیہ قادیان
۳۔ افسوس! خاکسار کے خسر محکم منور علی خان صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی اور سابق صدر جماعت احمدیہ مالکانوڈا (اڑیسہ) مؤرخہ ۲۹/۱۱/۱۳۸۸ کو وفات پا گئے۔ انشاء اللہ وانا الیہ راجعون۔
محرم نیک: نخلص دعا گو اور پابند موم و مسلولہ وجود تھے اور سرکاری ملازمت سے فراغت کے بعد بحیثیت صدر جماعت سلسلہ کی آزادی خدمت بجالا رہے تھے۔ لغزش تحریک دعا مبلغ ہیں وہ یہ اعانت بدری ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار: بسیف الرحمن خاں نمازہ بدری کرگ قادیان سے ہر روز حرمین کی مغفرت و جنت کا دعا کرتے

میں اور پسماندگان کو صبر جمیل دعا کرنے کیلئے دعا کی درخواست (ادارہ)

فکر و فکر سے شائیکہ کا چہرہ تھا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ کی تحریکات

از مکرم فخر علی شاہ صاحب دارالہجرت ریلوے

علمی تحریکات

۳۔ ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے تمام دنیا کے اہل علم احمدیوں کو تحریک کی کہ وہ دینِ حق پر مدد یا علوم کے نام پر جو جھگڑے ہو رہے ہیں ان کے جوابات تیار کریں۔ اس سلسلہ میں مرکز سے بھی رہنمائی حاصل کر کے اپنے آپ کو اس علمی جہاد کے لئے تیار کریں۔

۴۔ ۸ اگست ۱۹۸۶ء کو حضور نے فرمایا کہ دینِ حق اور اس کے بانی پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے غصوں مسکت اور مدلل جوابات تیار کر کے ساری دنیا میں شائع کئے جائیں۔

۵۔ ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء کو حضور نے مجلس عرفان میں تمام دنیا کے احمدیوں کو تحریک کی کہ وہ شہد کے بارہ میں تحقیق کریں اور قرآن حکیم کے اندر اس بارہ میں خفیہ حقائق کو دنیا پر آشکار کریں۔

۶۔ ۱۸ نومبر ۱۹۸۶ء کو حضور نے لندن میں حفیظ قرآن کریم کی تحریک فرمائی۔

۷۔ ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے روزنامہ الفضل اور ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی تحریک کی۔

۸۔ دو نئے یورپین مراکز کی تحریک

۱۸ مئی ۱۹۸۴ء کو حضور نے یورپین ممالک میں جماعت کے نظام کو مزید مستحکم کرنے کے لئے دو نئے مراکز قائم کرنے کا اعلان کیا۔ حضور نے بتایا کہ دو نئے مراکز یورپ کے لئے بنائے کا پروگرام ہے ایک انگلستان میں چونکہ اسے یورپ میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے اور ایک جرمنی میں کیونکہ جرمنی کی جماعت بہت فاضل ہے۔

۹۔ امریکہ کے لئے تحریک

۵ دسمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے احباب جماعت امریکہ کو یہ تحریک کی کہ وہ امریکہ میں فوری طور پر پانچ نئے مشن ہاؤسز اور بیروت، لندن کی تعمیر کے لئے ۲

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جب سے جماعت کی قیادت کے منصب پر فائز ہوئے ہیں جماعت احمدیہ زندگیاں کے ایک نئے دور میں داخل ہو گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلسل جماعت پر ایسے حالات وارد ہوئے ہیں جنہوں نے اس کی خواہشیں پوری کرنا ضروری کر دیا ہے۔ اور چلنے والے دوڑنے لگ گئے۔ جماعت کی اس بے پناہ ترقی و ترقی طاقت کو حضور نے ایک تباہی حکیم اور فہم سید سالار کی طرح نیکی اور بھلائی کی طرف مڑا اور اپنے درپے تحریکات جاری کر کے دل کی حسرتیں پوری کرنے اور آنکھیں کھلنے کرنے کا موقع دیا ہے۔

۱۰۔ قیام نماز کی تحریک

حضور نے منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد سب سے زیادہ توجہ قیام نماز کی طرف دی ہے۔ اور مسلسل خطبات کے ذریعہ جماعت کو شدت کے ساتھ نماز باجماعت کے قائم کرنے کی تحریک کی ہے۔ حضور نے جماعتی کارکنوں کو نماز پر کاربند ہونے کی خصوصی ہدایت فرمائی تاکہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ ہر سال کی چھٹیوں جماعتی نظام کے تحت سپین کے معین علاقوں میں گزاریں۔ اور جماعت کا پیغام پہنچائیں۔

۱۱۔ سیدنا بلال فرط

۲ مارچ ۱۹۸۷ء میں حضور نے جنوبی امریکہ کے ممالک میں وقف عارضی کے لئے پوری دنیا کے احمدیوں کو تحریک کی۔ جو لوگ خود خرچ برداشت کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ ڈاکٹر تبشیر سے رجوع کریں۔ اور جو اخراجات کی استطاعت نہیں رکھتے وہ کبھی اطلاع دیں۔

۱۲۔ وقف جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی تحریک

۲۰ اپریل ۱۹۸۳ء کو حضور نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو یہ تحریک فرمائی کہ وہ کینیڈا میں وقف عارضی کے لئے ایک مستقل فنڈ اٹھا ہوتا چاہیے۔ چنانچہ حضور نے اس سلسلہ میں ۴ مارچ ۱۹۸۶ء کو سیدنا

۱۳۔ سیدنا بلال فرط

۲۰ اپریل ۱۹۸۳ء کو حضور نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو یہ تحریک فرمائی کہ وہ کینیڈا میں نئے مشن ہاؤسز اور بیروت، لندن کے قیام اور موجودہ عمارت کی توسیع کے لئے تین سال کے اندر چھ لاکھ ڈالر پیش کریں۔

۱۴۔ توسیع مکانِ قنط

۲۸ مارچ ۱۹۸۶ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ ہندوستان کی جماعتوں میں خداتعالیٰ کے فضل سے تعداد اور اموال کے لحاظ سے برکت نصیب ہوئی ہے مگر ابھی تک یہ جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوئی۔ اب جماعت کی طرف سے جو فوری ضروریات سامنے آئی ہیں ان میں کچھ تو مقامات مقدسہ کی ضروری مرمتیں کے علاوہ دینی اور دنیاوی

۱۵۔ وقف جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی تحریک

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۱۶۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۱۷۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۱۸۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۱۹۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۲۰۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۲۱۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۲۲۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۲۳۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۲۴۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۲۵۔ سیدنا بلال فرط

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

بلال فذہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-
 یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ
 شرح حضور اور محبت کے ساتھ جو
 دینا چاہتا ہے وہ اسے ادنیٰ سے
 تردد یا بوجہ ہو تو وہ ہرگز نہ
 دے۔ اس پر لازم ہے کہ منہ؟

۱۶۔ استعین کتابت کے کمیوٹر کے لئے تحریک

۱۳ جولائی ۱۹۸۵ء کو بیت الفضل
 لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران لٹریچر کی
 اشاعت کو وسیع کرنے کے لئے اس تحریک
 کا اعلان کیا کہ نوری استعین خطبہ کا کمیوٹر
 پر لیس خریدنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ خرچ
 آئے گا۔ اہم زبانیں بھی اس میں داخل
 کریں تو ڈیڑھ لاکھ پونڈ تک صرف پر لیس
 کا خرچہ ہے۔ اور اس پر مابذ خرچ بھی
 اٹھیں گے۔ حضور نے فرمایا ہر حال
 ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی سرورسدت تحریک
 کرتا ہوں۔

۱۷۔ تحریک بیوت الحور

قرآن کریم نے مذہب کا مفاد دو
 باتوں کو قرار دیا ہے ایک عبادت الہی
 اور دوسری بنی نوع انسان سے ہمدردی۔
 اس تعلیم کے پیش نظر ۱۹۸۳ء میں پانچ
 سو سال کے دردناک قحطی کے بعد
 جماعت احمدیہ کو سین میں اللہ کا پہلا
 گھر "البیوت البشارت" کی تعمیر و ساخت
 حاصل ہوئی تو اس کے شکرانہ کے طور
 پر حضور نے بیوت الحور سکیم کا اجراء
 کیا تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ بنی
 نوع انسان سے محبت واسے پہلو پر بھی
 عمل کا توسیع ملے۔

۳۰ ستمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے
 وہ "البیوت البشارت" اسے بنایا کاسنگ
 بنیاد رکھا تو اس تحریک پر پھر دہرایا
 اور فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے گھر اور
 عبادت گزار بڑھ رہے ہیں اس لئے بنی
 نوع انسان کی ہمدردی میں بھی اضافہ
 ہونا چاہیے۔ چنانچہ حضور نے اس سکیم میں
 وسعت پیدا کر کے ایک کروڑ روپیہ
 جمع کرنے کی تحریک کی اور اپنے وعدہ
 دہن ہزاروں میں مزید ایک لاکھ روپیہ کا
 اضافہ فرما دیا۔ یہ تحریک حضور کے دور
 امامت کی سب سے پہلی مالی تحریک

۲۸۔ عید کے قریب ہر ہفت روزہ کے ساتھ
 دیکھنا ہر ہفت روزہ کی تحریک
 ۱۶ جولائی ۱۹۸۳ء کو حضور نے خطبہ

عید الفطر میں فرمایا:-

وہ آج عید کی نماز کے بعد ضروری
 امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ
 جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت
 عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی
 زندگی بچنی ہے وہ کچھ تحائف
 لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور
 غریب بچوں کے لئے کچھ کھانا
 لے جائیں..... بچوں کے لئے
 بوٹا نیاں یا چاکلیٹ آپ نے
 رکھے ہوئے ہیں وہ لیں اور
 بچوں سے کہیں اُد آج ہم ایک
 اور قسم کی عید مناتے ہیں۔
 ہمارے ساتھ جیو اہم بعض
 غریبوں کے گھر آج دستک
 دیں گے ان کو عید مبارک
 دیں گے۔ ان کے حالات
 دیکھیں گے اور ان کے ہاتھ
 اپنے دکھ ہاتھیں لگے؟

بیت الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۸۳ء

۱۹۔ مصیبت زدگان کی سہولت کی تحریک

۱۹ نومبر ۱۹۸۴ء کو حضور نے افریقہ کے
 قحط زدہ علاقوں کے لئے امداد کی
 تحریک فرمائی۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۶ء
 میں السلوینڈور میں شدید اور خوفناک
 زلزلہ آیا جس سے بہت جانی و مالی
 نقصان ہوا۔ حضور نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۶ء
 کے خطبہ جمعہ میں السلوینڈور کی مصیبت
 زدگان کا امداد اور بیتاؤں کو خیر گیری
 کی تحریک فرمائی۔

۲۰۔ پانچ سو روپیہ بچوں کی تحریک

جلد سالانہ کے موقع پر بڑھتی ہوئی
 تعداد اور جلد بچوں پر متوقع ماضی
 کے بل نظر انتظام جلد سالانہ کے لئے
 حضور نے ۱۹ فروری ۱۹۸۸ء کو ۵۰۰
 روپیہ کی رقم ہینا کرنے کی تحریک کی۔
 ایک دیگر پرتز تھا ۲۰۰۰ روپیہ کا اندازہ
 لگایا گیا۔

۲۱۔ شخصوں کی دعاؤں کی تحریک

۱۹ اپریل ۱۹۸۴ء کو حضور نے درج ذیل
 دعا میں بکثرت پڑھنے کا ارشاد فرمایا:-
 ۱۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
 وَ اِسْرَافَنَا فِيْ اَمْوَالِنَا وَ ثَبِّتْ
 اَقْدَامَنَا وَ الصِّرَاطَنَا عَلٰى الْقَوْمِ
 الْكَافِرِيْنَ۔
 ۲۔ اَللّٰهُمَّ رِنَّا لِنَجْعَلَكَ فِيْ
 لَحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّهِمْ۔
 ۳۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۴۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۵۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۶۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۷۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۸۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۹۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۱۰۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

۱۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
 وَ اِسْرَافَنَا فِيْ اَمْوَالِنَا وَ ثَبِّتْ
 اَقْدَامَنَا وَ الصِّرَاطَنَا عَلٰى الْقَوْمِ
 الْكَافِرِيْنَ۔
 ۲۔ اَللّٰهُمَّ رِنَّا لِنَجْعَلَكَ فِيْ
 لَحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّهِمْ۔
 ۳۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۴۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۵۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۶۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۷۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۸۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۹۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔
 ۱۰۔ اَللّٰهُمَّ اَهْرِ قُوْمِيْ
 فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

۲۲۔ حضور نے ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ
 میں حضور نے مذکورہ ذیل دعا کے مفہوم کو
 سمجھنے اور پڑھنے کی تلقین فرمائی:-
 رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
 ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَ اجْعَلْنَا

۲۳۔ حضور نے ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ
 میں حضور نے مذکورہ ذیل دعا کے مفہوم کو
 سمجھنے اور پڑھنے کی تلقین فرمائی:-
 رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
 ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَ اجْعَلْنَا

۲۴۔ حضور نے ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ
 میں حضور نے مذکورہ ذیل دعا کے مفہوم کو
 سمجھنے اور پڑھنے کی تلقین فرمائی:-
 رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
 ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَ اجْعَلْنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۳۔ حضور نے منصب امامت پر فائز
 ہونے پر جماعت کے نام پہنچنے پر پیغام
 میں اہل فلسطین کے لئے خاص طور پر دعاؤں
 کی تحریک کی۔ اس کے بعد متعدد مواقع
 پر عالم عرب کے لئے عمومی دعاؤں کی
 تلقین فرمائی۔

۲۴۔ حضور نے ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کو
 جماعت کے تمام افراد کو یہ دعا یاد کرنے
 اور اس کا ورد کرنے کی تحریک فرمائی:-
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ
 حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ مَوْفٍ لِّحُبِّكَ
 وَ الْعَمَلِ الَّذِىْ يَبْلُغُنِىْ
 حُبَّكَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
 حُبَّكَ اَحَدَ اَحْسَنِ مِثْلِ
 لَفْسِيْ وَ مَا لِيْ وَ اَهْلِيْ
 وَ صَوْنِ الْمَسَاكِيْنِ۔

(ضمیمہ ہفت روزہ بتورقادیان ۱۹۸۵ء)
 ۲۵۔ حضور نے ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ
 میں حضور نے مذکورہ ذیل دعا کے مفہوم کو
 سمجھنے اور پڑھنے کی تلقین فرمائی:-
 رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
 ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَ اجْعَلْنَا

تقریر کا لہجہ

از خرم جوہری شہر احمد صاحب واقف زندگی ربوہ

بفضل ابزدی آخر خلافت کامراں ہوگی
 ہر میت اور معمولی نصیب دشمنان ہوگی

بھری اللہ کے دامن سے میں جو لوگ والہست
 مقدس میں انہی کے کامیابی بے گمان ہوگی

شب تاریک میں بھی بڑھ رہا ہے کاروانِ حق
 سحر نر دیکھ ہے منزل نصیب کاروانِ حق

وہی مصداق ہونگے شرعہ الہی معاین کے
 اعانت کو تمنا جن کے سینے میں نہاں ہوگی

لکائی ضرب پہر بن سکرشوں کا اندازہ اللہ کو
 شہودی قوم کی ماتمندان کا داستان ہوگی

ابھی رات میں جیت کا نشان دیکھا ہے دنیائے
 وہی تہری تجلی پھر نہ مانے ہر عسائی ہوگی

فرشتے کہ رہے ہیں کام اپنا قرقر یہ ہیں
 ہمارے دہان کی دھڑکن ہی ہے اسماں ہوگی

مسیح وقت نے حبیب نبی ہم کو خدا کی سہ
 بھی دار و رسن پر بھی ہمارے سر نہ چاں ہوگی

اگرچہ آج دنیا زلزلہ شہر ہے کھوٹا
 مگر رک۔ دن پشیمان ہو۔ کے میری ہم زبان ہوگی

بارش سے پہلے بادلوں کی گرج بگولہ

اور خرابی درسی میں میری اطاعت کرو۔ میرا انسان ہوں۔ اور کمر و رانسان مجھ سے کمزور ہیں گی۔ تو تم چشم پوشی کرنا تم سے غلطیاں ہوں گی میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر جھکنا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگزر کروں گا۔ میرا اور تمہارا منہ ہر کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے۔ اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لو گے۔ اور اس عہد کو مضبوط کر کے تو کیا درکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا۔

والفضل ۲۱ مارچ ۱۹۸۸ء

اس بیعت۔ اور اس تقریر کے بعد لوگوں کی طبیعتوں میں کمال سکون تھا۔ اور ان کے دل اس طرح تسلی پا کر ٹھنڈے ہو گئے تھے۔ جس طرح کہ ایک گرمی کے موسم کی بارش ایک جھلسی ہوئی زمین کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آسمان پر سینے ان کے ذلول پر سکینت نازل کی۔ اور خدا کے سبح کی بات ایک دفعہ پوری ہوئی کہ۔ میں خدائی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

(ادامیت)

دعا اور تقریر کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تلامذہ بانی سکول کے شمالی میدان میں قریباً دو ہزار مردوں۔ اور کئی سو عورتوں کے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر حضور کی مصیبت میں غصین کا یہ بھاری مجمع جس کے ہر شخص کا دل اس وقت رنج و غشی کے دوہرے جذبات کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول

ولادت

واللہ تعالیٰ فی اپنے فضل سے خاک کی بڑی نو سی غریزہ امتہ القدوس سلما ابلیس عزیز تریشی محمد فضل اللہ نائب ہدیہ بدعاویہ تبارخ ۲۸ اپریل ۱۹۸۸ء میں سے نوازا ہے جو مکرم تریشی محمد شفیع صاحب درویش نائب ناظر اعلیٰ قادیان کی پوتی اور مکرم حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم درویش خادم مسجد اقصیٰ قادیان کی لڑائی ہے۔ حضور ایڈہ اللہ تعالیٰ نے اندر راہ شفقت عزیزہ کا نام "قدسیہ خلیفہ" تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار اعانت بدریں مبلغ ۱۰ روپے ادا کرتے ہوئے تاریخ سے زید و بچی کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نور و ذہان کے نیک صاحب خادمین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے خاکسار خدامین قادیان

رضی اللہ عنہ کی بخش مبارک سے کوششی مقبرہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور وہاں پہنچ کر اس مبارک انسان کے مبارک دھڑکنا ہزاروں دعاؤں کے ساتھ اس کے آقا و محبوب کے پیہنیں شلہ دیا۔

الوداع اور خیر مقدم

اسے جانے والے اچھے تیرا پاک عہد خلافت مبارک ہو۔ تو نے اپنے اماں و مطلق مسیح موعود کی انابت کو خوب نبھایا۔ اور خلافت کی بنیادوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلک سکی۔ جا اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے۔ اور زندانِ یادگار میں کر بخت میں ابھی بے اثر۔ اور اسے آنے والے اچھے بھی مبارک ہو کہ تو نے سیاہ بادلوں کی دل ہلا دینے والی گرجوں میں مسند خلافت پر قدم نہ رکھا۔ اور قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ تو ہزاروں دل اپنے تپ دلوں میں سے جو کہ تبت امامت کی طرف آیا۔ اور پھر حضرت ایک باقی کی جنبش سے انا تھرتے ہوئے۔ سینوں کی سکینت بخش دی۔ اور ایک شکور جماعت کی ہزاروں دعاؤں و تمنوں کے ساتھ ان کی سیرداری کے تاج کو قبول کر۔ تو ہمارے پہلو سے اٹھا ہے۔ مگر بہت دور سے آیا ہے۔ اور ایک قریب رہنے والے کی محبت اور دور سے آنے والے کے اکرام کا نظارہ دیکھ۔

اسے خیر سل رب تو معلوم شد دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ رمنقول از روزنامہ الفضل قادیان ۲۸ دسمبر ۱۹۸۷ء (۶۴) سلسلہ ناصر احمد صاحب گیا رہبر

(۲) مکرم محمد سرور جاوید صاحب آف۔ سلطنت امان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تبارخ ۲۹ اپریل عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایڈہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت محمد شفیع جاوید تجویز فرمایا ہے۔ موصوف حضور انور کی تحریک "وقف لوگے" تحت قبل از پیدائش ہی بچے کو وقف کر کے ہیں۔ اور اس خوشی میں مبلغ یک سو روپے اعانت بدریں ادا کرتے ہوئے تاریخ سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمودہ کو صحت بر لاتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور نیک صاحب خادم دین بنائے۔ آمین۔

(ادارہ بدر)

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم بھوٹے بیٹے عزیز حبیب احمد خادم کارکن قمر بدر کو تبارخ ۲۳ دوسرا بیٹا عطا فرمایا

مرکز احمدیت قادیان میں

اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والے احباب خواہین

منت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں مادرِ مہمان امیہ کے انتساب سے شریعتی خدمت ذی خوش نصیب احباب و مستورات کو مرکزی ساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب و خواہین کی عبادت اور دعاؤں کو اپنے فضل سے شریعت قبولیت بخشے اور اپنے انضام و انوار کا دار ثبات بنائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مستغفین سجد مبارک

مستغفات سجد اقصیٰ

- ۱۔ مکرم منظور احمد صاحب بخاری قادیان۔ امیر مستغفین
۲۔ حاجی محمد عبدالقیوم صاحب کھنونا
۳۔ مرزا انجیل الدین منظور احمد صاحب قادیان
۴۔ غلام قادر صاحب درویش
۵۔ محمد زابد صاحب تاشی
۶۔ فاروق احمد صاحب درویش قادیان
۷۔ محمد الدین صاحب بور درویش
۸۔ محمد عبداللہ صاحب سندھ
۹۔ عبد الکریم صاحب ناظر قادیان
۱۰۔ محمد رفیع صاحب تاشی
۱۱۔ محمد رفیع صاحب تاشی
۱۲۔ محمد رفیع صاحب تاشی
۱۳۔ فرزان احمد صاحب
۱۴۔ نذیر احمد صاحب مشتاق
۱۵۔ محمد رفیع صاحب
۱۶۔ محمد رفیع صاحب
۱۷۔ محمد رفیع صاحب
۱۸۔ محمد رفیع صاحب
۱۹۔ محمد رفیع صاحب
۲۰۔ محمد رفیع صاحب

مستغفین سجد اقصیٰ

- ۱۔ مکرم سفیر احمد صاحب شمیم امیر مستغفین
۲۔ سیدی جمال الدین صاحب نائب امیر
۳۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۴۔ رشوک انصاری صاحب
۵۔ شیخ مارون رشید صاحب
۶۔ محمد رفیع صاحب
۷۔ محمد رفیع صاحب
۸۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۹۔ محمد رفیع صاحب
۱۰۔ محمد رفیع صاحب
۱۱۔ محمد رفیع صاحب
۱۲۔ محمد رفیع صاحب
۱۳۔ محمد رفیع صاحب
۱۴۔ محمد رفیع صاحب
۱۵۔ محمد رفیع صاحب

جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "نعم احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میرا احمد اشرف صاحب احمدی ساکن جڈ چوہہ دائرہ اکا کلا ہے۔ قارئین سے بچے کے نیک صاحب اور خادم دین ہونے اور موت و عافیت والی لمبی عمر پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشیر احمد خادم درویش قادیان (۴) مورخہ ۱۸ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ نے ہمنور العزیز کی دعاؤں کے طفیل خاکسار

افضل الذکر لا اله الا الله

(مصدق ہوسکتا ہے علی اللہ علیہ وسلم)

نبی اکمل شوقینی ۳۱/۵/۶۱ لوریٹ پور روڈ، کلکتہ ۷۰۰۰۶۶

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE:- 275475 { CALCUTTA-700073
RES:- 279903

ضروری اعلان برائے نجفات بھارت

دوسری سہ ماہی کی مالی رپورٹ کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ پہلی سہ ماہی میں ۵۳ نجفات کی طرف سے چندہ جات وصول ہوئے اور دوسری سہ ماہی میں صرف ۳۲ نجفات کی طرف سے چندہ جات وصول ہوئے۔ چندہ جات کی رقم بھی پہلی سہ ماہی میں زیادہ ہے اور دوسری سہ ماہی میں کم۔ تمام نجفات کو قوجہ دلائی جارہی ہے کہ اپنے مالی حبثت کے مطابق چندہ ممبری لجنہ، چندہ اجتماع لجنہ، چندہ خدمت خلق لجنہ، چندہ نادرشامی مہربانی و اجتماع اور چندہ لائبریری بنیت النعمت کی طرف بھر دیں۔ سہ ماہی بھی پہلی سہ ماہی سے کام پتیز ہونا چاہیے۔ نجفات اس طرف توجہ دیں۔ اور لجنہ کے چندہ جات جمع کر کے باقاعدگی سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو روانہ کریں۔

صدر لجنہ امام عبداللہ مرکزیہ قادیان

درخواست تہائے دہا

ہم مکرم مسید بشیر احمد صاحب مقیم پڑ اپنی والدہ محترمہ اور بھائیوں دہنوں کی صحت و سلامتی کے لیے بھائی عزیز شکیل احمد کی اتھان میں نمایاں کامیابی عزیز سید نگران صاحب کے کار بار میں برکت اور اپنا دینی و دنیوی ترقیات کے لیے۔ مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور ساکن یاری پورہ کشمیر اپنی صحت و سلامتی اور پیشہ کے ازالہ کے لیے تارکین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

ط ط ط
الکریم

تارک پستہ:- "AUTO CENTRE"

تیلیفون نمبر:- 28-5222
28-1852

ہر قسم کی کاروں میں پٹرول و ڈیزل کار ٹرک، بس، جیپ اور باروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

AUTO TRADERS,

14- MANGOE LANE, CALCUTTA-700001 - ۱۴- مینگو لینی، کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے آئینہ کا وہ انجام کار

راچوری الیکٹریکلز

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCIETY
PLOT NO 6 GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

BOMBAY-400099

PHONE { OFFICE:- 6348179
RES:- 629359

الخیر کلمہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(ابن عسکریہ رحمہ اللہ)

THE JANTA PHONE - 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF
- CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCE STREET, CALCUTTA-700072

”آپ اسلام سے غفلت کرو اور جہنم کریں۔“

(ارشاد حضور ابراہیم علیہ السلام)

AUTOWINGS

15, SANTHOM HIGH ROAD

MADRAS

PHONE { 78366
74350

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کھڑا

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوائے اور
خوش خریدنے کے لئے تشریف لائیں

الزرقع

۱۴ ستمبر ۱۹۵۸ء قادیان کیٹ حیدری شاہی ناظم آباد کراچی (فون نمبر ۷۰۰۹۰۹)

يَنْصُرْك رِبَاكَ نُوحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاوَاتِ { تیری مدد وہ لوگ کریں گے }
 { جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(اہم حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرز بسٹاکسٹ جیون ڈولپمنٹ۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۱۰۰ (اڈیسہ)
 پروپرائیٹرز۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر۔ 294

”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(اہم حضرت مسیح نور علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS
 CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس گڈلک الیکٹرانکس
 کورٹ روڈ۔ اسلام آباد کٹھیں انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کٹھیں

ایکپائٹر ریڈیو۔ نئے دے۔ آؤشیا پنکھٹے سائٹ مین کے لیے لکھنؤ

ہر ایک سی کی جبر تقویٰ ہے!
 (کشتی نوح)

پیشکش ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE - 670001, PHONE NO. 4498.

HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI-670303. (KERALA)
 PHONE NO. 12.

پندرہویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!
 (حضرت خلیفہ المسیح اٹھارہ مرتبہ اللہ تعالیٰ)

Traders

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002.

PHONE NO. 522860.

”قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔“ (ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۱)

الائید گلوبل پروڈکٹس
 بہترین قسم کا کلو تیار کرنے والے

(پتہ) نمبر ۲۴/۲۴/۲۴ عقب کچی گورہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲ (آندھرا پردیش)
 (فون نمبر۔ ۲۲۹۱۶)

”وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔“

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)

MIR®
 CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ریشمیت، ہوائی چٹل نیر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

The Weekly Badr QADIAN 143516

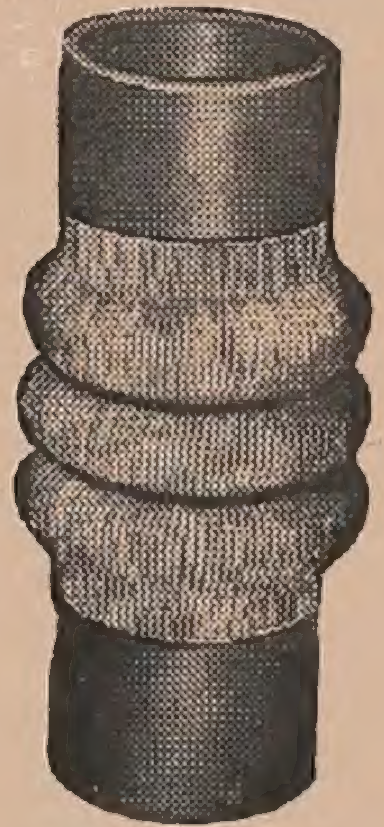
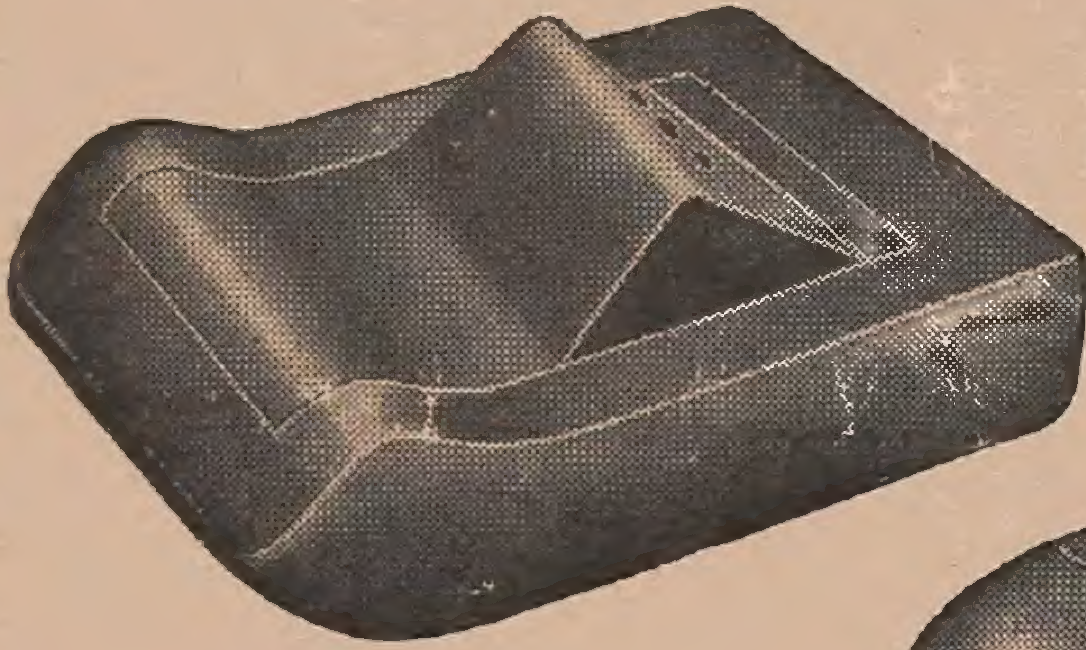
14th MAY 1988

KHILAFAT NUMBER

PRICE Rs. 2-00

BANI[®]

مُوٹر گاڑیوں کے پُرزہ نجات



ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)

CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137

CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 27-2185 CABLE : **AUTOMOTIVE**

وُعاؤں کے محتاج : ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محسود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مفتی